کنز المدارس کیمطابق عامہ سال دوم (ثانیہ) کے نصاب میں شامل کتاب کی سوالا جوابا تلخیص بنام

# تلخیص

# شَذَا العرف فی فن الصرف


**مترجِم وملخِص**

محمد رضوان عطاری مدنی

(مدرس:۔ جامعۃ المدینہ فیضان نور 108 چک فیصل آباد)


**(ضروری عرض)**

بھرپور کوشش کے باوجود کتاب میں بتقاضہ بشریت غلطی کا امکان موجود ہے قارئین کرام مطلع فرماکر ثواب جاریہ میں حصہ دار بنیں

# ترجمۃ المصنف

(مصنف کا تعارف)

## نام ونسب

شیخ احمد بن محمد بن احمد الحملاوی اپ کا تعلق مصر کے مشرقی صوبہ بلبیس کے قصبہ منیۃحمل سے ہے اسی وجہ سے حملاوی کہلائے۔

## آپ کی پیدائش

پیدا ہوئے 1273 ہجری بمطابق 1856 عیسوی کو ہوئی

ابتدائی تعلیم۔ابتدائی تعلیم اپ نے اپنے گھر سے حاصل کی اور اپنے زمانے کے بڑے علماء سے علوم شرعیہ اور ادبیہ سیکھے

## تدریسی خدمات

1306 ہجری کو آپ نے دارالعلوم مصر میں تدریس شروع کی پھر جامعۃ الازہر میں شمولیت اختیار کر لی وہاں 25 سال لوگوں کو علوم و فنون سے متعارف کروایا

## آپ کے شاگرد

شیخ عبدالعزیز شاویش، محمد عاطف برکات پاشا، شیخ احمد الاسکندری شیخ حسن منصور وغیرہ سرفہرست ہیں

## اپ کے وفات

1351 ہجری بمطابق 1932 عیسوی کو اپ نے وفات پائی

# مقدمہ

**سوال**-شذاالعرف عرف کے مصنف کانام کیاہے؟

جواب۔احمد بن محمد بن احمد حملاوی متوفی 1351 ہجری

**سوال**-علم صرف کالغوی معنی بیان کریں؟

علم التصریف۔تصریف (یعنی پھیر دیناجیسے قرآن میں ہے **تصریف الریاح** یعنی ہواؤں کارخ بدلنا

**سوال**-علم صرف کی اصطلاحی تعریف کیاہے؟

جواب۔اصطلاحی طور پر علم صرف کی 2طرح تعریف کیجاتی ہے

عملی تعریف:۔معنی مرادی حاصل کرنے کے لیے کسی کلمہ کو اصل مادہ سے مختلف مثالوں میں بدلنا۔

علمی تعریف:۔ایسے اصولوں کاعلم جن کے ذریعے کلمہ کے وہ احوال جانے جائیں جن کاتعلق مادہ سے ہے نہ کہ معرب مبنی ہونے سے

**سوال**-علم صرف کاموضوع کیاہے؟

جواب۔حروف صحیح، علت، اصلیۃاورزائدہ کے اعتبار سے علم صرف کاموضوع عربی الفاظ ہیں۔

**سوال**-علم صرف کے واضح کون ہیں؟

علم صرف کے واضع معاذبن مسلم الھراءہیں

**سوال**-علم صرف کے مسائل کیا مراد ہے؟

جواب۔علم صرف کے وہ قواعد جن کا تذکرہ کبھی صراحتا کبھی ضمنا صرف کی کتابوں میں ہوتا رہتا ہے وہی اس کے مسائل ہیں

**سوال**-علم صرف کے مسائل کی کوئی ایک مثال دیں۔

جواب۔واؤ یا یاء متحرک ہو ما قبل مفتوح کو الف سے بدلنا واجب ہے وغیرہ

**سوال**-علم صرف کا ثمرہ اور فوائد کیا ہیں؟

مفردات کو بولنے میں زبان غلطی سے بچ جاتی ہے اور مفردات کو لکھنے میں عربی لغت کے قوانین پر عمل ہوتا ہے

**سوال**-علم صرف کا ماخذ کیا ہے؟

جواب۔اللہ ورسول کا کلام اور خالص عربی کلام

علم صرف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

علم صرف سیکھنا شرعاً واجب علی الکفایۃ ہے

**سوال**-لفظ **ابنیۃ** کی وضاحت کریں؟

**ابنیۃ،بناءٌ** کی جمع ہے۔جس کا معنی ہے کلمے کی وہ شکل وصورت جو تعداد حروف،حرکات وسکنات سے مل کر ظاہر ہوتی ہے

# تقسیم الکلمۃ

**سوال**-کلمہ کی تعریف کریں۔

جواب۔وہ اکیلا لفظ جس کو کسی معنی پر دلالت کرنے کے لیے بنایا جائے کہ جب بھی وہ لفظ بولیں معنی ذہن میں آجائے

**سوال**-کلمہ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب تین اقسام ہیں اسم فعل اور حرف

1. اسم۔زمانے سے ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرے(رجل
2. فعل۔زمانے کے ساتھ مل کر اپنے معنی پر دلالت کرے ضرب
3. حرف۔جو اپنے علاوہ کسی دوسرے کے معنی پر دلالت کرے ھل فی لم

**سوال**-اسم کی خصوصیات بیان کریں؟

تنوین حرف جر اور الف،اضافت،مسند الیہ ہونا اور ندا کا کو قبول کرنا،

کوئی ایسی مثال بیان کریں جس میں تمام خواص آجائیں

1۔الحمدللہ منشی الخلق من عدمٍ 2۔یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا

**سوال**-فعل کے خواص بیان کریں ؟

قدسین ،سوف جوازم نواصب تائے فاعل،تاء تانیث ساکنہ نون تاکید یا مخاطبہ

**سوال**-فعل کے خواص کی مثال قرانی ایات کے ساتھ بیان کیجئے ؟

قد افلح من تزکی سنقرئك فلا تنسی ولسوف یعطیك ربك فترضی لن تنالوا البرحتی تنفق مما تحبون

لم یلد ولم یولد ربنا وسعت کل شیء رحمه وعلما ان ابی یدعوك لیجزیك اجرما سقیت لنا لا یسجنن لیکونا من الصاغرین

یا ایها النفس المطمئنه

# المیزان الصرفی

**سوال**-موزون کسے کہتے ہیں

ایسا ترازو جس پر کلمات کو پرکھاجاتا ہے تاکہ اس کے حروف اصلیہ اور زائدۃ پہنچاناجاسکے۔

**سوال**-صرفیوں نے حروف اصلیہ صرف تین کلمات ہی کیوں ٹھہرائے ؟

جواب۔عربی زبان میں استعمال ہونے والےزیادہ تر کلمات کیونکہ تین حرفی ہی تھے اس لیے علمائے صرف نے کلمے کے حروفِ اصلیہ صرف تین حروف کو ٹھہرایا۔

**سوال**-صرفی حضرات نے وزن کے لیے کون سے تین حروف مقرر کئے ہیں۔

فا،عین اور لام کو بطور موزون یعنی ترازو مقرر کیا مثلا قَمَرٌ بروزن فَعَلٌ

**سوال**-اگر کوئی کلمہ اصل وضع میں ہی چار حروف پر مشتمل ہو اس کا وزن کیسے ہو گا

جواب۔ایسے کلمے کا وزن کرتے ہوئے پہلے تین حروف فا عین اور لام کے مقابلے میں ہوجائیں گے چوتھے یا پانچویں حرف کے بدلے موزون میں بھی ایک لام یا دو لام بڑھا دیں گے جیسا کہ جَلْبَبَ بروزن فعلل ہو گااگر کسی کلمہ میں کوئی حرف مشدد ہو تو وزن کیسے کریں گےاس کے وزن میں بھی تشدید ڈال دیں گے جیسا کہ قدَّمَ بروزن فَعَّلَ

**سوال**-کسی کلمے میں حروف اصلیۃاور زائدہ کی پہچان کیسے کی جائے

(سألتمونها) یہ حروف زائدہ کا مجموعہ ہے کسی بھی کلمے میں اگر ان حروف میں سے کوئی حرف ہے تو وہ زائد شمار ہونگے۔

**سوال**-ایسا کلمہ جس میں حروف زائدہ بھی ہوں اس کا وزن کیسے کیا جائے گا

جس کلمے میں حروف زائدہ ہوں حروف اصلیہ کے مقابلے میں فا عین لام اور زائدہ کے مقابلے میں وہی زائد حرف لکھے جائیں۔مثلا استنصر بروزن استفعل

**سوال**-اگر کسی کلمے میں سے کوئی حرف اصلی حذف کر دیا گیاہوتو اس کا وزن کیسے کریں؟

اگر کسی کلمے میں کوئی حرف اصلی حذف ہو جائے تو موزون میں سے بھی وہ حرف حذف کر دیں گے۔جیسے قُل بروزن فُلْ قاضٍ بروزن فاعٍ

# الباب الاول
# فی الفعل فیہ عدة تقاسیم

(پہلا باب فعل کے بارے میں ہے اس میں کئی ایک تقسیمات ہیں)

## التقسیم الاول الی ماضی ومضارع وامر

**سوال**-فعل کی پہلی تقسیم میں کیا بیان ہے؟

پہلی تقسیم ماضی مضارع ،امر پر مشتمل ہے

**ماضی کی تعریف**۔وہ فعل جو زمانہ تکلم سے پہلے کسی کام کے ہونے پر دلال کرے(قام،قعد،أکل،شرب)

**مضارع کی تعریف**۔جو کسی کام کے زمانہ متکلم یا اس کے بعد ہونے پر دلالت کرے۔اس میں دونوں زمانے پائے جاتے ہیں زمانہ حال اور مستقبل۔(یقرأ،یکتب)

**سوال**-فعل مضارع فقط حال کے معنی میں کب استعمال ہوتا ہے؟

اگر اس کے شروع میں لام ابتداء ،لااور ما نافیہ لگے ہوں۔مثالیں

1- انی لیحزننی ان تذھبوا بہ 2۔لایحب اللہ الجھربالسوٴ من القول 3۔ماتدری نفس ماتکسب غدا

**سوال**-فعل مضارع صِرف مستقبل کے معنی میں کب استعمال ہوتا ہے؟

جب فعل مضارع پر سین، سوف،لن،أنْ،إن داخل ہومثالیں............

سیقول السفھاء من الناس ولسوف یعطیك ربك فترضی لن تنالوا البرحتی تنفقوا مما تحبون

ان تصوموا خیرلکم ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم

**سوال**-فعل مضارع کی علامات بیان کریں؟

1-حروف جوازم اور نواصب کو قبول کرنا 2-شروع میں حروف (أ ن ی ت)ھمزہ واحد متکلم کے شروع میں،نون جمع متکلم کے شروع میں یاء واحد مذکر و جمع مونث غائب کے شروع میں تا حاضر کے تمام صیغوں اور جمع مؤنث غائب کے شروع میں

### فعل امر کی تعریف

وہ فعل جس میں زمانہ متکلم کے بعد کسی کام کا ہونا طلب کیا جائے۔

**سوال**-فعل امر کی علامات بیان کریں

طلب والے معنی کے باوجود اخر میں نون تاکید اور یائے مخاطبۃ کا آنا

**سوال**-اسماء افعال سے کیا مراد ہے۔

کچھ ایسے اسماء جو فعل کا معنی دیتے ہیں لیکن فعل کوئی علامت قبول نہیں کرتے۔یہ تین طرح کے ہوتے ہیں

اسم فعل بمعنی ماضی ھیھات (بعد)

اسم فعل بمعنی مضارع وَی(أتعجب)

اسم فعل بمعنی امر صَہٍ (اُسکُت)

# التقسیم الثانی للفعل

## (اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں صحیح اور معتل)

**سوال-** صحیح کی تعریف کریں؟

جس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علت نہ ہو (کتب، جلس، اکل)

**سوال-** معتل کی تعریف کریں ؟

جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی ایک حرف علت ہو(وجد، قال، سعی)

**سوال-** صحیح کی اقسام کتنی اور کونسی ہیں؟

صحیح کی تین اقسام ہیں **سالم، مضعف، مھموز**

**سالم کی تعریف۔** جس کے حروف اصلیہ میں نہ تو کوئی حروف علت ہو نہ ھمزہ ہو اور نہ ایک جنس کے دو ہوں نصر، ضرب، کرم

**مضعف کی تعریف** جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں اگر تو عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہیں تو مضعف ثلاثی کہلائے گا(مَدَدَ سے مدَّ، استمدد سے استمدَّ) اگر فا کلمہ اور پہلی لام ایک جنس کے ہوں یا عین کلمہ اور دوسری لام ایک جنس کے ہیں تو مضعف رباعی کہلاتا ہے

**مھموز کی تعریف** جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف ھمزہ ہو (اخذ، سأل، قرأ)

معتل کی اقسام کتنی کونسی ہیں۔

**مثال، اجوف، ناقص، لفیف**

**مثال کی تعریف** جس کہ فا کلمہ میں حرف علت ہو (وعد، یسر)

**اجوف کی تعریف** جس کے عین کلمہ میں حرف علت ہے (قلت، بعت)اس کا ایک نام ذا ثلاثۃ بھی ہے

**ناقص کی تعریف** جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہے (غزو، رمی)

**لفیف کی تعریف** جس میں دو حرف علت موجود ہوں اگر تو فا اور لام کلمہ حرف علت ہیں تو مفروق (وفٰی، وقٰی) اگر عین اور لام کلمہ حرف علت ہوں تو مقرون کہلاتا ہے(طوٰی، روٰی)

یہ تمام قسمیں(ہفت اقسام) جو فعل میں جاری ہوئی ہیں اسم میں بھی جاری ہوتی ہیں جن کی امثلہ یہ ہیں؟

(شمس، وجہ یمن، قول، سیف، دلو، ظبی، حیّ، جف وحیٔ امر بئر نبا وجد بلب)

# التقسیم الثالث للفعل

(فعل کی تیسری تقسیم مجرد اور مزید فی ہونے کے اعتبار سے)

اس اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں۔ 1-مجرد 2-مزید فیہ

**مجرد کی تعریف** جس کے تمام حروف اصلی ہوں تمام گردانوں میں بغیر کسی صرفی وجہ کے اس کا کوئی حرف نہ گرے

**مزید فیہ کی تعریف** جس میں حروف اصلیہ کے علاوہ ایک یا ایک سے اوپر حروف زائدہ کا اضافہ ہوجائے۔

ثلاثی مجرد کی ابواب

ثلاثی مجرد کے ماضی کے اعتبار سے تین باب ہیں (فَعَلَ،فَعُلَ،فَعِلَ)

ماضی اور مضارع دونوں کا اعتبار کریں تو چھ ابواب بنتے ہیں

**فَعَلَ یَفْعُلُ** .....(نصر ینصر، قعد یقعد، اخذ یاخذ، براء یبرا، قال یقول، غزی یغز، مریمر)

**فَعَلَ یَفْعِلُ**....(ضرب یضرب جلس یجلس وعد یعد باع یبیع رمی یرمی)

**فَعَلَ یَفْعَلُ**....(فتح یفتح ذهب یذهب)

**فَعِلَ یَفْعَلُ**....(فرح یفرح علم یعلم)

**فَعُلَ یَفْعُلُ**....(شرف یشرف حسن یحسن)

**فَعِلَ یَفْعِلُ** .....(حسب یحسب نعم ینعم)

## رباعي مجرد اور اس کے ملحقات کے اوزان

رباعی مجرد کا صرف ایک وزن ہے فَعلَلَ دحرج

نوٹ۔اہل عرب کچھ مرکبات کو مختصر کرنے کے لیے ان کو فعلل کے وزن پر ایک کلمہ بنادیتے ہیں جیسا کہ

بسمل (بسم اللہ الرحمن الرحیم) حوقل (لاحول ولا قوہ الا باللہ) طلبق (اطال اللہ بقائك) جعفل (جعلنی اللہ فدائك)

## رباعی مجرد کے ملحقات

اس کے سات 7 ملحقات ہیں

1 ۔فَعْلَلَ (جلبب) 2-فَوْعلَ (جورب) 3-فَعْوَلَ (رھوك) 4-فَیْعَلَ (بیطر) 5-فَعْیَلَ (شریف) 6-فَعْلٰی (سلوىٰ) 7فَعْنَلَ (قلنس)

## ثلاثی مزید فی کے اقسام

اس کی تین طرح تقسیم ہے

1۔جس میں ایک حرف زائد ہو

1.أَفْعَلَ(اکرم) 2.فاعلَ(قاتل) 3.فَعَّلَ(صرف)

2۔جس میں دو حرف زائد ہوں

1.اِنْفعل(انکسر،انشق)2.افتعل(اجتمع،اشتق)3-اِفْعَلَّ(احمر،اصفر)4۔تفعل(تقبل،تعلم)5.تفاعل(تقابل،تبارك)

جس میں تین حرف زائد ہوں

1.استفعل(استخرج،استقام)2.افعوعل(اغدودن،اعشوشب)3.اِفْعَالَّ(احمار،اشهاب)4.اِفْعَوَّلَ(اجلوز،اعلوط)

## رباعی مزید فیہ اور اس کے ملحقات

رباعی مزید فیہ کی بھی دو طرح تقسیم ہیں

جس میں ایک حرف زائد ہو

1۔تفعلل(تدحرج)

جس میں دو حرف زائد ہیں

1۔افعنلل(احرنجم)2۔اِفْعَلَلَّ(اقشعر)

ملحق برباعی کے ابواب کی بھی دو طرح تقسیم ہے

جس میں ایک حرف زائد ہے

1۔تفعلل(تجلبب)2۔تفعول(ترھوک)3۔تفیعل(تشیطن)4۔تفوعل(تجورب)5۔تمفعل(تمدرع)6۔تفعلی(تسلقی)

جس میں دو حرف زائد ہوں

1-افعنلل(اقعنسس) 2-افعنلی(اسلنقی)

# فصل في المعاني صيغ الزوائد

یہ فصل مزید فیہ کے صیغوں پائے جانے والے معانی (خاصیات) کے بارے میں ہے

# باب اَفعَلَ(باب اِفعَال)کے معانی

1.**صیرورہ شیء ذاشیء** ایک چیز کو دوسری چیز والی بنا دینا البن زید زید دودھ والا بنا

2.**الدخول فی شیء** کسی چیز میں داخل ہونا چاہے وہ زمانہ ہو یا جگہ جیسا کہ اعرق فلاں فلاں شخص عراق میں داخل ہوا

3.**السلب والازالہ۔** نفی کرنا یا زائل کرنا اقذیت الاذی عین فلان(میں نے فلاں کی انکھ سے تنکا دور کیا)

4.**مصادفہ شیء علی صفہ** کسی چیز کو خاص صفت سے متصف پانا جیسے احمدت زید میں نے زید کو قابل تعریف پایا

5.**الاستحقاق** ایک چیز کا دوسری چیز کے لائق ہو جانا احصد الزرع کھیتی کاٹنے کے قابل ہوئی

6.**التعریض** ایک چیز کو دوسری چیز کے لیے پیش کرنا ارھنت المتاع میں نے سامان رہن کے لیے پیش کیا

**7.بمعنی استفعل** باب استفعال کے معنی میں استعمال ہونا اعظمتہ بمعنی استعظمتہ

**8. مطاوع للتفعیل** باب تفعیل کے اثر کو قبول کرنا مثالا فطرتہ فافطر

**9.التمکین** طاقت دینا یا ممکن بنانا احفرت النھر میں نے نہر کھودنے کی طاقت دی

**10.التعدیہ** متعدی بنا دینا فعل مجرد کے شروع میں ھمزہ لگا کر باب افعال کے وزن پر لے ائیں قعد سے اقعد

# فَاعَلَ (باب مفاعلہ) کے معانی

(باب مفاعلہ کا استعمال دو معنی میں کثرت سے ہوتا ہے)

**1.التشارك بین الشیئین فاکثر** دو یا دو سے زائد لوگوں کا کسی ایک کام میں ایسے شراکت دار ہو جانا کہ ایک ادمی دوسرے کے ساتھ جو کام کرے دوسرا بھی اس کے ساتھ وہی کرے جیسا کہ قَابَلَ مقابلہ کرنا

**2.موالاۃ** باب افعال متعدی کے معنی میں استعمال ہونا جیسا کہ والیت بمعنی اولیت

اس کے علاوہ باب مفاعلہ کبھی تفعیل کے معنی میں زیادتی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے ضاعفت بمعنی ضَعَّفتُہ دو گنا کر دینا کبھی اپنے مجرد والے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ دافعہ بمعنی دفعہ

# فَعَّلَ (باب تفعیل) کے معانی

(باب تفعیل کے آٹھ معنی میں استعمال ہوتا ہے پہلے دو معنی وہی ہیں جو باب افعال میں پائے جاتے ہیں)

**1.التعدیہ** متعدی بنانا قَوَّمْتُ زیدًا میں نے زید کو اٹھایا

**2.ازالۃ** زائل کرنا قشرت الفاکھہ میں نے پھل سے چھلکا اتارا

**3.التکثیروالمبالغہ** فعل میں کثرت یا مبالغہ پایا جانا طَوَّفَ زَیْدٌ زید نے کثرت سے چکر لگایا

**4.صیرورۃشیءشبہ‌شیء** ایک چیز کا دوسری چیز کہ مشابہ ہو جانا قَوَّسَ زیدٌ زید کمان کی طرح ہو گیا

**5.نسبہ‌شیء الی اصل الفعل** کسی چیز کی نسبت اصل فعل کی جانب کر دینا کَفَّرْتُ زَیْدًا میں نے زید کی تکفیر کی

**6.التوجہ الی الشیء** کسی چیز کی جانب رخ کرنا شَرَّقْتُ میں جانب مشرق ہوا

**7.الاختصار حکایہ الشیء** کسی چیز کو مختصراً بیان کرنا هَلَّلَ زَیْدٌ زید نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا

**8.قبول الشیء** کسی چیز کو قبول کرنا شَفَّعْتُ زیداً میں نے زید کی سفارش قبول کی

باب تفعیل کبھی اپنے مجرد معنی میں صرَّفَ بمعنی صَرَفَ اس نے پھیر دیا. ۔ کبھی باب تفعل کے معنی میں فَکَّرَ بمعنی تَفَکَّرَ اس نے فکر کی کبھی باب افعال کے معنی میں تمر بمعنی اتمر کھجور خشک ہو گئی

# اِنفَعَلَ (باب انفعال) کے معانی

باب انفعال کا استعمال دو معنی میں سے ہوتا ہے

1.**المطاوعة** یعنی کسی اور فعل کا اثر قبول کرنا جیسا کہ کَسَرۡتُہٗ فَانۡکَسَرَ

2.**باب انفعال** ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے

# اِفتعل (باب افتعال) کے معانی

(باب افتعال چھ معانی میں استعمال ہوتا ہے)

1.**اتخاذ** کسی کو ماخذ بنانا جیسا کہ اِخۡتَدَمَ زیدٌ فُلَاناً زید نے فلاں کو خادم بنایا

2.**جتهادوطلب**۔کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرنا اکتسب زید،زید نے مال کمانے کی کوشش کی

3.**تشارك** کسی کام میں دو یا دو سے زائد افراد کا شریک ہو جانا اختصم زید عمرو زید اور عمر اپس میں جھگڑ پڑے

4.**اظهار** اظہار کا مطلب ہے ظاہر کرنا یا بہانے بنانا جیسا کہ اِعۡتَذَرَ فُلَانٌ فلاں نے عذر ظاہر کیا

5.**مبالغه** فعل کے معنی میں کثرت اور مبالغہ بیان کرنااِعۡتَظَمَ اس نے بڑا ہی ظاہر کی

6.**مطاوعة الثلاثي كثيرا** ثلاثی مجرد سے اثر کو قبول کرنا عَدَلۡتُہٗ فَاعۡتَدَلَ

# اِفۡعَلَّ (باب اِفۡعِلَّالٌ) کے معانی

(باب افعلال 1 معنی میں استعمال ہوتا ہے)

1.قوة اللون او العیب۔رنگ یا عیب کے معنی میں قوت اور شدت پایا جانا جیسا کہ اِحمرَّ

# تفعَّلَ (باب تفعُّل) کے معانی

(باب تفعل 5 معنی میں استعمال ہوتا ہے)

1.**مطاوعه باب تفعيل** باب تفعیل سے اثر قبول کرنانَبَّهۡتُہ فَتَنَبَّہ میں نے اس کو تنبیہ کی وہ متنبہ ہو گیا

2.**اتخاذ** کسی چیز کو ماخذ بنانا تَوَسَّدَ ثوبہ کپڑے کو تکیہ بنانا

3.**تکلف** کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے بناوٹ اختیار کرنا تکلف کرنا تَصَبَّرَ زید زید نے صبر کا دکھاوا کیا

4.**تجنب** ماخذ سے اجتناب کرنا بچناتھجد نیند سے بچنا

5.**التدريج** کسی کام کا اہستہ اہستہ کرنا تجرعت الماء پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پینا

# تفاعل (باب تفاعُل) کے معانی

(اس کے 3معانی ہیں)

**1۔التشارك بين الاثنين** دو یا دو سے زائد افراد کا کسی کام میں شریک ہونا جَاذَبَ زید وعمر ثوباً زید اور عمرو نے اپس میں ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا

**2۔التظاهر بالفعل دون حقيقته** کسی کام کا دکھاوا کرنا جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہو تَنَاوَمَ زَیْدٌ زید نے نیند کا بہانہ کیا

3۔**حصول شیء تدریجا** کسی چیز کا اہستہ اہستہ حاصل ہونا دریائے نیل اہستہ اہستہ بھر گیا تَزَايَدَ النِّيْلُ

# اِسْتَفْعَلَ (باب استفعال) کے معانی

(اس کے 7 معانی ہیں)

**1.الطلب حقيقه او مجازا** حقیقی یا مجازی طور پر طلب کا معنی پایا جانا حقیقی کی مثال استغفرت الله مجازی کی مثال استخرجت الذهب من المعدن

**2.صيرورة حقيقه او مجازا** فاعل کا عین ماخذ یا مثل ماخذ بن جانا استحجر الطین مٹی پتھر بن گئی

**3.اعتقاد صفة الشيء** کسی چیز کو ماخذ سے متصف خیال کرنا استحسنت فلان میں نے فلاں کو اچھا گمان کیا

**4.اختصار حكاية الشيء** کسی چیز کو مختصرا شارٹ کٹ بیان کرنا استرجع انا لله وانا اليه راجعون کی جگہ کہنا

**5.قوة** فاعل کا ماخذ میں قوت والا ہو جانا استهتز بڑھاپے کی وجہ سے سٹھیا جانا

**6.مصادفه الشيء** فاعل کا ماخذ سے متصف ہونا ااستکرمت زیدا میں نے زید کی عزت والا پایا

**نوٹ**۔بقیہ وہ ابواب جن کے معانی(خاصیات) بیان نہیں کیں وہ اپنے اصل معنی کے مقابلے میں زیادتی پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ اعشوشب جگہ زیادہ گھانس والی ہو گئی

# التقسيم الرابع للفعل

(اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں جامد اور متصرف)

**سوال۔** جامد کی تعریف بیان کریں؟

جو ایک ہی شکل پر قائم رہے تبدیل نہ ہو جامد کی دو قسمیں ہیں

1 ۔جو حالت ماضی پر قائم رہے جیسا کہ افعال ناقصہ **لیس** افعال مقاربہ **کرب** افعال رجا**عسی،حری** افعال شروع **جعل ،طفق،اخذ** افعال مدح **نِعْمَ حَبَّذَا** افعال ذم **بِئْسَ سَاءَ** افعال استثنی **خلا،عدا،حاشا**

2۔جو حالت امر پر قائم رہے **هَبْ، تَعَلَّمْ** یہ صرف دو ہیں تیسرا نہیں

**سوال۔** متصرف کی تعریف بیان کریں؟

جو شکل واحد پر قائم نہ رہے اس کی دو قسمیں ہیں

**سوال۔** متصرف کی وہ کون سی دو قسمیں تعریفات مع امثلہ لکھیں

**تام التصرف** جس سے فعل ماضی فعل مضارع فعل امر بنتے ہیں حافظ یحفظ

**ناقص التصرف** جس سے فقط ماضی اور مضارع بنے امر نہ بنے زال یزول

# فصل تصریف الافعال بعضها من بعض

(ایک فعل سے دیگر افعال بنانے کے بارے میں فصل)

**سوال۔** فعل ماضی سے مضارع کیسے بنایا جاتا ہے

☆فعل ماضی کے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف لگادیں

☆اگر کلمہ رباعی ہو علامت مضارع مضموم ہو گی بقیہ افعال میں علامت مضارع مفتوح ہو گی

☆پھر علامت مضارع کے بعد ثلاثی میں فا کلمہ کو ساکن کر دیں عین کلمہ پر تینوں حرکات آ سکتی ہیں

☆غیر ثلاثی کی دو صورتیں ہیں جس کے شروع میں تا ہو وہ اصل پر باقی جیسے تقابل سے یتقابل،تشارک سے یتشارک رہے گا جس کے شروع میں تا نہ ہو اس کے اخر کا ماقبل مقصور ہو جائے گا یکرم،یستنصر

**سوال۔** فعل مضارع سے فعل امر کیسے بناتے ہیں؟

فعل مضارع کے شروع سے علامت مضارع کو حذف کر دیں پھر اگر پہلا حرف ساکن رہ جائے تو حمزہ لگائیں جیسا کہ انصر،استغفر ،اکرم

# التقسيم الخامس للفعل من حيث التعدي واللزوم

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں لازم (قاصر) اور متعدی(متجاوز)

**سوال۔** متعدی(متجاوز)کی تعریف کیجئے

جو فاعل سے آگے گزر کر مفعول تک پہنچ جائے حفظ محمد الدرس

**سوال۔** فعل متعدی کی علامات بیان کیجئے ؟

1۔جس فعل کے ساتھ ہا ضمیر ہو اور اس کا مرجع مصدر نہ ہو زید ضربته

2۔اس فعل سے مفعول کام کا صیغہ اتا ہو بغیر حرف جر یا ظرف کے واسطے کے جیسا کہ مضروب

**سوال۔** فعل متعدی کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

فعل متعدی تین طرح کا ہوتا ہے

1.جو ایک مفعول چاہے حفظ محمد الدرس

2.جو دو مفعول چاہے ظَنَّ،اور اس کے مشتقات اس کے دونوں مفعول اصل میں مبتدا خبر ہوتے ہیں اَعْطٰی اس کے دونوں مفعول مبتدا و خبر نہیں ہوتے

3.جو تین مفعول کا ہے اعلم، آری وغیرہ

**سوال۔** فعل لازم کی تعریف بیان کریں۔

جو فائل سے گزر کر مفعول تک نہ جائے فَتَحَ

**سوال۔** فعل لازم کی علامات بیان کریں

1۔اس فعل میں طبعی خصوصیات والا معنی ہو گا شَجَعَ،جَبَنَ،حَسَنَ،قَبَحَ

2۔اس میں صفائی یا گندگی کا معنی ہونا

3۔رنگ کے معنی ہوں گے

4۔انسان کو لاحق ہونے والے عوارض کے معنی ہونامَرِضَ،کَسَلَ،نَشَطَ

5۔عیب کا معنی پایا جانا ہے عمش،عور

6۔فعل متعدی کا مطاوع ہونا

7۔ھیئت کے معنی میں ہونامثال اقصر

8۔باب کرُم میں سے ہونا جیسا کہ شرُف

9۔باب انفعال میں سے ہونا جیسا کہ انفطر

# اسباب تعدي الفعل اللازم اصالة ثمانية

فعل لازم کو متعدی بنانے کے اٹھ اصولی طریقے

**1۔الھمزہ** شروع میں ھمزہ لانا آکرَمَ

**2۔التضعیف** عین کلمہ کو مکرر لانا۔صَرَفَ کو صَرَّفَ

**3۔زیادہ الف مفاعلہ** باب مفاعلہ کا الف لگانا جیسا کہ قَبِلَ سے قَابَلَ

**4۔زیادہ حرف الجر** حرف جر لگانا یعنی تعدیہ والی باء لگانا ذھب اللہ بنورھم

**5۔التضمن النحوی۔** قاعدہ کے تحت فعل لازم کو فعل متعدی کے معنی میں استعمال کرنا۔فَلَاتَعْزِمُو لازم کو تَنْوُوْ متعدی کے معنی میں استعمال کرنا

**6۔حذف حرف الجر توسعا** بطور شاذ تعدیہ والے حرف جر کو حذف کرنے کے باوجود فعل لازم سے متعدی والا معنی لینا

**7۔تحویل اللازم الی باب نصر لقصد المبالغہ۔** غلبہ کا معنی لینے کے لیے فعل لازم کو باب نصر کی طرف منتقل کر دینا

**8۔زیادہ همزة والسین والتاء** شروع میں همزہ ، سین، تاءلگانا یعنی باب استفعال کے وزن پر لانا جیسے استخرج

# اسباب لزوم الفعل المتعدي اصالة خمسة

(فعل متعدی کو لازم بنانے کے اصولا پانچ طریقے ہیں)

1۔**تضمین النحوی** متعدی کلمے کو کسی فعل لازم کے معنی میں کر دینا یُخَالِفُ بمعنی یخرج

**2۔تحویل الفعل المتعدی الی فعُل بضم العین لقصد المبالغة** مبالغہ کی غرض سے فعل متعدی کو باب کَرُمَ کے وزن پر لانا ضَرَبَ سے ضَرُبَ

**3۔صیرورۃ مطاوعا** فعل متعدی کو فعل لازم کا مطاوع بنا دینا جیسا کہ کسرته فانکسر

**4۔ضعف العامل بتاخیرہ** عامل کا معمول سے متاثر ہونے کی وجہ سے کمزور پڑ جانا

**5۔ضرورۃ**۔ضرورت شعری کی بنا پر متعدی کو لازم بنا دینا

# التقسیم السادس للفعل من حیث بناءہ للفاعل اوللمفعول

(مبنی للفاعل یا مفعول ہونے کے اعتبار سے فعل کی تقسیم)

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں معروف (مبنی للفاعل) اور مجہول (مبنی للمفعول)

**سوال۔** فعل معروف کی تعریف بیان کیجئے

وہ فعل جس کا فاعل مذکور ہو

حفظ محمد الدرس

وہ فعل جس کا فاعل حذف کر دیا جائے اور اس کے غیر کو اس کے قائم مقام ٹھہرا دیا جائے حُفِظَ اَلدَّرْسُ

**سوال۔** فعل مجہول بنانے کا طریقہ بیان کریں

☆اگر فعل ماضی غیر ثلاثی کے شروع میں تا زائدہ لگی ہو تو پہلے اور دوسرے حرف کو ضمہ دیں تُعُلِّمَ الحسابُ

☆اگر فعل ماضی غیر ثلاثی کے شروع میں همزہ وصل لگا ہو پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ دیں گے اُنْطُلِقَ بِزَیدٍ

☆اگر فعل ماضی ثلاثی کا عین کلمہ حرف علت الف ہو تو اسے یاء سے بدل دیا جائے گا اور حرف اول کو کسرہ دیا جائے گا قال، سے قِیْلَ،بَاعَ سے بِیْعَ،انقاد سے اُنْقِیْدَ،اِختار سے اُخْتِیْرَ

**سوال:۔** ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ بیان کریں ؟

☆اگر ماضی کا عین کلمہ الف ہو تو یاء سے بدل کر ماقبل کو خالص کسرہ دیں گے یا ضمہ کی طرف مائل کسرہ دیں گے جیسا کہ قَالَ سے قِیْلَ

☆بعض کے نزدیک الف کو واؤ سے بدلیں گے ماں قبل کو ضمہ دیں گے جیسا کہ ایک شعر میں بَاعَ سے بُوعَ پڑھا گیا ہے یہ قول اُس وقت جائز ہو گا اگر التباس کا خوف نہ ہو اگر التباس کا خوف ہوا تو پھر ماقبل کو کسرہ ہی دیں گے

☆جمہور علماء کے نزدیک مضاعف ثلاثی میں مجہول بناتے ہوئے فا کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے۔شُدَّ، مُدَّ

کوفیوں نے کسرہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بنوضبہ کی لغت ہے

**سوال:۔** مضارع مجہول بنانے کا کیا طریقہ ہے

علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل اخر کو فتحہ یُضْرَبُ

**سوال:۔** کیا فعل لازم سے صیغہ مجہول آسکتا ہے؟

جی نہیں فعل لازم سے مجہول کا صیغہ نہیں آتا البتہ لازم سے مجہول کا معنی لینے کی چند صورتیں ہیں

1۔لازم کے ساتھ کوئی ظرف ذکر کر دیا جاتا ہے سِیْرَیومُ الْجُمُعَۃُ، وُقِفَ امامُ الامیر

2۔فعل لازم کو اس مجرور کے ساتھ لاتے ہیں جس کا جار کسی ایک حالت کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ مختلف الحال ہو فُرِحَ بِقُدُوْمِ مُحَمَّدٍ نہ کہ عِنْدَ، سُبْحَانَ

عربی زبان میں کچھ افعال مبنی للمجہول ہی استعمال ہوتے ہیں۔

**عُنِیَ** کوشش کرنا عُنِیَ فُلَانٌ بِحَاجَتِكَ فلاں نے تمہاری حاجت پوری کرنے کی کوشش کی

**زُهِيَ**۔ تکبر کرنا، خود پسند ہونا زُهِيَ الطَالِبُ علی الاُسْتادِ کند ذہن طالب علم نے استاد کے سامنے تکبر کیا

**فُلِجَ** بمعنی فالج زدہ ہونا جیسے فُلِجَ زَیْدٌ زید فالج زدہ ہو گیا

**حُمَّ**۔ بمعنی بخار زدہ ہونا حُمَّ الطِفْلُ بچہ بخار زدہ ہو گیا

**سُلَّ** بیمانہ مرض دق لاحق ہونا جیسا کہ سُلَّ سعیدٌ

**جُنَّ** بمعنی عقل کا جاتے رہنا جُنَّ عَقْلُهُ اس کی عقل جاتی رہی

**غُمَّ** اس کا معنی ہے چھپ جانا جیسے غُمَّ اَلْهِلال

**شُدِهَ** بمعنی دہشت زدہ ہو گیا شدہ الوزیر حینما سرق وزیر دہشت زدہ ہو گیا جب اس نے چوری کی

**اِنْتُقِعَ** بمعنی اس کا رنگ بدل گیا اِمْتَقَعَ لَوْنُ الطالبِ عندَ الامتحانِ امتحان کے طالب علم کا رنگ بدل گیا

یہ افعال جب تک لازم رہتے ہیں مبنی للمجہول ہوتے ہیں ان کی صفت مفعول ان کے وزن پر اتی ہے جیسا کہ ان کی عبارت سے سمجھ میں اتا ہے گویا کہ انہوں نے ان میں اور ان کے نظائر میں اس کا خاص خیال رکھا ہے فعل کی شکل صفت کی شکل کے مطابق رہے کچھ افعال ایسے ہیں جن کا مجہول استعمال ہونا فصیح ہے اور معروف استعمال ہونا شاذ اور نادر

# التقسیم السابع للفعل من حیث کونہ مؤکدا اوغیر مؤکد

فعل کی ساتویں تقسیم موکد ہونے یانہ ہونے کے اعتبار سے

**سوال:۔** اس اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں تعریفات لکھیں؟

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں (1)موکد (2)غیر موکد

**موکد کی تعریف۔** جس کے اخر پہ نون تا کید ثقیلہ یا خفیفہ لگا ہو۔لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنَنْ مِنَ الصَّغِرِیْنَ

**غیر مؤکد کی تعریف۔** وہ فعل جس کے ساتھ نون تا کید نہ لگا ہو یُسْجَنُ، یَکُوْنُ۔

**سوال:۔** نون تا کید والی بحث کتنے افعال سے متعلق ہوتی اور ان مین نون تا کید لگانے کا حکم لکھیں؟

1. فعل ماضی کیساتھ نون تا کید لگانا مطلقا ناجائز
2. فعل امر کیساتھ نون تا کید لگانا مطلقا جائز
3. فعل مضارع کیساتھ نون تا کید لگانے کے چھ حالات

فعل ماضی نون تا کید ثقیلہ یا خفیفہ کے ذریعے موکد نہیں ہوتا

**سوال:۔** کیا کوئی صورت ایسی ہے جس میں فعل ماضی کے اخر پر بھی نون تا کید لگا دیا جاتا ہے؟

ہاں کبھی بطور شاذ فعل ماضی کے آخر پہر نون نے تا کید لگا دیا جاتا ہے اور یہ اس وقت لگا یا جاتا ہے جب اس میں طلب والا معنی ہو جیسا کہ حدیث پاک میں ہے **فاما أدرکنَّ احد منکم الدجال** (تم میں سے ضرور کوئی دجال کو پائے گا)

کلام عرب سے اس کی کوئی مثال دیں جس میں فعل ماضی میں تا کید لگی ہے

کسی شاعر کا شعر ہے **دَامَنَّ سعدكِ لو رحمتِ متیماً لولاكِ لم یكُ للصبابه جانحاً**

ترجمہ۔اللہ تمہاری خوش بختی قائم رکھے اگر تم رحم کرتی ہو اپنے دیوانے پر اگر تم نہ ہوتی تو یہ دل بھی تڑپنے کے لیے نہ ہوتا

مذکورہ شعر میں **دامنَّ** باب مفاعلہ سے فعل ماضی ہے لیکن اس میں مستقبل والا معنی پائے جانے کی وجہ سے بطور شاذ نون تا کید لگا دیا گیا

فعل امر میں تا کید لانا مطلقا جائز ہے جیسا کہ **اُکْتُبَنَّ، اِجتَہِدَنَّ**

**سوال:۔** فعل مضارع میں نون تا کید لگانے کے اعتبار سے کتنے حالات ہیں۔

فعل مضارع میں نون تا کید لگانے کے چھ حالات ہیں۔

1. **موکد کرنا واجب ہوتا ہے**

جب فعل مضارع مثبت ہو مستقبل کے ساتھ خاص ہو کلام جواب قسم بنتا ہو مضارع اور لام تا کید درمیان فاصلہ نہ ہو تااللہ لاکیدن اصنامکم

2. **موکد کرنا قریب بواجب ہوتا ہے**

جب جملہ شرط بنتا ہو اور اِمَّا کے بعد واقع ہو۔**اما تخافن من قوم خیانۃ** (اما کی اصل ان ما ہے ان شرطیہ ما زائدہ ہے)

### 3. اکثر طور پر موکد ہوتا ہے

جب فعل مضارع اداۃِ طلب (امر نہی، دعا، عرض، تمنی، استفہام تحضیض) کے بعد واقع ہو جیسا کہ ولا تحسبن

### 4. قلیل طور موکد ہوتا ہے

وہ فعل مدارج جس سے پہلے لائے نافیہ ہو یا وہ مائے زائدہ ہو جس سے پہلے ان نہیں آتا جیسا کہ اتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ

### 5. بہت کم موکد ہوتا ہے

جب فعل مضارع لم یا کلمات جزا کے بعد واقع ہو شرط بنے یا جزا شاعر کے شعر میں یحسبہ الجاھل

### 6. موکد کرنا ممتنع ہوتا ہے

جب مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ پائی جائے یہ واجب ہونے کی شرائط نہ پائی جائیں تو ممتنع ہے جیسا کہ مثال ہے وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللهِ تُحْشَرُونَ

## نون تاکید والے فعل کے آخری حرف کا حکم

☆ جس فعل کے آخر پر نون تاکید لگایا ہے اگر وہ ایسا فعل مضارع ہے جس کی اسناد اسم ظاہر یا ضمیر واحد مذکر کی طرف کی گئی ہو تو آخری حرف فتح دیں گے اور نون تاکید کی وجہ سے کوئی بھی حرف حذف نہیں کریں گے فعل چاہے صحیح ہو یا معتل لَيَنْصُرَنَّ زَيْدٌ، لَيَقْضِيَنَّ، لَيَغْزُوَنَّ، بلکہ ناقص یائی میں حزف ہونے والا لام کلمہ اصلی حالت پر لوٹ آئے گا لَيَسْعَيَنَّ

☆ اگر ایسا فعل مضارع ہو جس کی اسناد ضمیر تثنیہ کی جانب (یعنی فعل مضارع تثنیہ کا صیغہ ہو) تو نون تثنیہ کو حذف کر دیں گے تاکہ تین نون اکٹھے نہ ہو جائیں اور نون تاکید کو کسرہ دیں گے لَتَنْصُرَانِّ

☆ اگر فعل مضارع کی اسناد واؤ جمع کی جانب ہو (یعنی فعل مضارع جمع کا صیغہ) تو دو صورتیں ہیں اگر صحیح ہو تو جمع کا نون گرائیں گے تاکہ تین نون اکٹھے نہ ہوں اور واؤ جمع کو بھی گرا دیں گے تاکہ اجتماع ساکنین نہ ہو۔ لَتَنْصُرُنَّ یا قومُ

☆ اگر وہ فعل مضارع ناقص ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کا عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو گا ایسی صورت نون او روجمع کے ساتھ ساتھ لام کلمہ بھی گر جائے گا اور نون کے ماقبل ضمہ ہو گا۔ لَتَغْزُنَّ

پھر اگر عین کلمہ مفتوح ہو تو لام کلمہ کو حذف کر دیں نون تاکید سے پہلے واؤ مضموم ماقبل مفتوح ہو گا لَتَسْعَوُنَّ

اگر فعل مضارع واحد مونث حاضر ہو تو نون اعرابی اور یا دونوں حذف ہوں گے نون تاکید کا ماقبل مقصور ہو گا لَتَنْصُرِنَّ یا فاطمۃ

اگر فعل مضارع کی اسناد نون مونث (جمع مونث حاضر کا صیغہ) کی طرف ہو تو نون مونث اور نون تاکید کے درمیان الف بڑھا دیں گے نون تاکید کو کسرہ دے دیں گے بعد میں آنے کی وجہ سے لَتَنْصُرْنَانِّ، لَتَسْعَيْنَانِّ

فعل امر تمام صورتوں میں مضارع کی طرح ہی ہے اِضْرِبَنَّ یَا زَیْدُ، اُغْزُوَنَّ، اِضْرِبَانِّ علی ھذا القیاس

# تختص نون الخفيفه با حکام اربعة

نون خفیفہ کے چار خصوصی احکام

1 نون خفیفہ اس الف کے بعد نہیں آتا جو اس کے اور نون تثنیہ کے درمیان فاصل کو کیونکہ اس صورت میں اجتماعی ساکنین ہو جاتا ہے لہذا یوں پڑھنا درست نہیں اِخْشَیْنَانْ

2 نون خفیفہ الف تثنیہ کے بعد نہیں اتا یعنی تثنیہ کے چاروں صیغوں میں انہوں نے خفیفہ نہیں آتا۔ لاتَضْرِبَانْ

3 نون خفیفہ کے ساتھ والا حرف ساکن ہو تو یہ حذف ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ لَاتُهِيْنَنْ کو لَاتُهِيْنُ پڑھنا

4 وقف کی صورت میں انہوں نے خفیفہ کو تنوین کا درجہ دے دیا جاتا ہے اس لیے اگر فتح کے بعد ائے الف سے بدل جاتا ہے جیسا کہ ولیَکُوْنا

# تتمه في حكم الأفعال

فعل کی نسبت ضمیر اور جن چیزوں کی جانب ہوتی ہے کہ احکام کے بارے میں فصل

فعل کی دو قسمیں ہیں 1۔ صحیح 2۔ معتل

پھر صحیح کی تین قسمیں ہیں۔ 1۔ صحیح سالم 2۔ صحیح مہموز 3۔ صحیح مضعف

فعل معتل کی چار قسمیں ہیں 1۔ معتل الفاء 2۔ معتل العین 3۔ معتل اللام 4۔ لفیف

**فائدہ**۔ پھر ان سات فعلوں کی نسبت یا تو کسی اسم ظاہر کی جانب ہو گی یا کسی ضمیر کی جانب اگر ضمیر کی طرف ہو تو وہ متحرک ہو گی یا ساکن

ضمیر متحرک کی پھر مختلف صورتیں ہیں

**تاء فاعلی**۔ خرجتَ، خرجْتُما، خَرَجْتُمْ خرجتِ خرجتما خرجْتُنَّ خرجتُ وخرجنا

**ناء فاعلی** جلسْنَا، فَهِمْنا، سمعنا

**نون نسوة فاعلی**۔ رَکِبْنَ، اِرْکَبْنَ

ضمیر ساکن کی صورتیں

**الف تثنیہ**۔۔ یضربان

**یائے مخاطبہ**۔ ترکبین، تذھبین

**سوال:۔** صحیح سالم فعل کی اسناد جب ضمائر کی کی جانب ہو تو کیا حکم ہے؟

اس میں ضمائر وغیرہ کے داخل ہونے سے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی جیسا کہ کَتَبْتُ، کَتَبْتَ، کَتَبُوْ

**سوال:۔** مہموز فعل کی اسناد جب ضمائر کی کی جانب ہو تو کیا احکام ہیں؟

مھموز کا حکم بھی صحیح سالم والا ہے لیکن اس کے فعل امر میں ھمزہ حذف ہو جاتا ہے جیسا کہ کُلْ، خُذْ سَلْ بنی اسرائیل وغیرہ اگر اس کے شروع میں کوئی اور کلمہ موجود ہو تو ھمزہ حذف کرنے یا نہ کرنے میں اختیار ہے

اسی طرح لفظ رأی کا ھمزہ بھی حذف کر دیا جاتا ہے ( یعنی فعل مضارع اور امر کا عین کلمہ ) کیونکہ ھمزہ کی حرکت ما قبل کی طرف منتقل کرنے سے اجتماع ساکن لازم آتا ہے لھذا ھمزۃ گرا دیتے ہیں

اور فعل امر کا معاملہ بھی مضارع کی طرح ہے اری کا ھمزۃ یعنی عین کلمہ بھی اس کی تمام گردانوں میں حذف کر دیا جائے گا

(اصل میں یُرْأِیُ تھا امر بناتے ہوئے علامت مضارع کو حذف کیا ھمزہ کی حرکت راء کی طرف منتقل کر دی اور اخر سے حرف علت کو حذف کر دیا اکیلا "رِ" بچ گیا شروع میں ھمزہ لائے اور اخر پہ جس لائے)

**سوال:۔** مضاعف فعل کی اسناد جب ضمائر کی کی جانب ہو تو کیا احکام ہیں ؟

مضاعف ثلاثی یا مزیدفی کے فعل ماضی میں جب تک ساتھ ضمیر متصل نہ ہو ادغام واجب ہے مَدَّ، اِسْتَمَدَّ

اگر سات ضمیر ملی ہوئی ہو عدم ادغام واجب جیسا کہ مَدَدْتُ، مَدَدْنَ

اور مضاعف کی مضارع میں بھی واجب ہے یَسْتَرِدُّ، اگر مضارع پر لم داخل ہو جائے ادغام اور عدم ادغام جائز ہے لَمْ یَسْتَرِدَّ، لَمْ یَسْتَرْدِدْ، لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمْدُدْ

**سوال:۔** مثال (جس کے فاکلمہ میں حرف علت ہو) کی اسناد جب ضمائر کی کی جانب ہو تو کیا احکام ہیں ؟

مثال کی دو صورتیں ہیں **1۔ یائی ہو گا** **2۔ واوی ہو گا**

**اگر تو یائی ہو تو** اس کے مضارع میں سے کوئی بھی حرف حذف نہیں ہو گا لیکن امام سیویہ کہتے ہیں کہ ان دو کلمات میں حذف ہو گا یَیْسِرُ سے یَسِرُ، یَیْئِسُ سے یَئِسُ

**اور اگر مثال واوی ہو تو** مثال واوی بھی اگر باب ضرب سے ہو تو مضارع کا فاکلمہ حذف کر دیا جائے گا جیسا کہ یَوْعِدُ سے یَعِدُ، یَوْزِنُ سے یَزِنُ

**فائدۃ:** وہ مثال یائی جو باب ضرب یضرب سے ہو جیسا کہ یَنَعَ یَیْنَعُ اسی طرح وہ مثال واوی جو باب کرُم جیسے وَجَہَ یَوْجُہُ سے یا باب فَتَحَ سے ہو جیسے وَجَلَ یَوْجَلُ تو فاکلمہ حذف نہیں ہو گا اس میں اگر کہیں حذف کیا گیا ہے تو وہ شاز ہے ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ شاذ نہیں بلکہ باب ضرب یضرب سے ہے

**فائدۃ۔** یَطَأُ اور یَسَعُ میں فاء کلمہ کا حذف کرنا بالاتفاق شاذ ہے

**سوال:۔** مصدر کے حوالے سے قاعدہ بیان کریں ؟

مصدر میں حذف کرنا اور حذف نہ کرنا دونوں ہی جائز ہیں جیسے وِعْدٌ سے عِدَۃٌ اور وِزْنٌ سے زِنَۃٌ کیونکہ مصدر کے فاکلمہ میں واؤ ہو تو اس کو حذف کر کے اخر پہ تا کا اضافہ کر دیتے ہیں کبھی اس مصدر والی تا کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے مگر یہ شاز ہے

**فائدۃ۔** رِقۃ ،وَحشۃٌ اور وِجْھَۃٌ میں تاء کا حرف شاذ ہے کیونکہ یہ مصدر ہی نہیں

**سوال:۔** ناقص فعل کی اسناد جب ضمائر کی جانب ہو تو کیا احکام ہیں ؟

فعل ناقص کی بھی دو صورتیں ہیں 1۔ یا تو ماضی ہو گا یا مضارع ہو گا

**فعل ناقص اگر ماضی ہو اس کی اسناد ضمیر بارز واؤ ساکن کی طرف ہو** ( یعنی وہ جمع مذکر کا صیغہ ہے ) تو آخر سے حرف علت کو حذف کر دیں گے اگر حذف ہونے والا حرف الف ہو جمع سے پہلے زبر اگر حرف ہونے والا واؤ یا یا ہو تو واؤ جمع سے پہلے پیش ائے گی جیسا کہ سعیٰ سے سَعَوْا ،سَرُوَ سے سَرُوْا ، رَضِیَ سے رَضُو

**اگر فعل ناقص کی اسناد واؤ ساکن کے علاوہ کسی اور ضمیر بارز کے علاوہ کی جانب ہو** تو فعل ناقص کے اخر سے حرف علت کو حذف نہیں کیا جائے گا بلکہ واؤ اور یا ہو تو اصل پر باقی رہے گا اگر الف ہو تو واؤ سے بدل دیں گے جیسا سَرُوَ سے سَرُوْنَا ،رَضِیَ سے رَضِیْنَا اور غزیٰ سے غَزَوْنَا

اگر فعل ناقص واوی یائی کے اخر میں تائے تانیث واقع ہو اخر سے حرف علت کو حذف نہیں کریں گے۔ رَخُوَتْ ، رَضِیَتْ

اگر فعل ناقص میں چوتھی جگہ یا اس سے آگے الف واقع ہو تو اس الف کو یا سے بدل دیں گے جیسے اعطیٰ سے اَعطیتُ ،اِسْتَعْطَیْتُ

اگر ناقص الفی میں الف کے بعد تائے تانیث واقع ہو تو الف کو حذف کر دیں گے جیسے اعطیٰ سے اَعْطَتْ رَمیٰ سے رَمَتْ

**فعل ناقص اگر مضارع کا صیغہ ہو** اس میں اسناد اگر واؤ جمع کی طرف کی جائے (یعنی جمع مذکر کا صیغہ ہو) اخر سے حرف علت گر جائے گا جمع کی ما قبل کو ضمہ دیں گے۔ اَلرِّجَالُ یَغْزُوْنَ ،یَرْمُوْنَ اگر مخاطبہ کا صیغہ ہے تو کسرہ دیں گے جیسا کہ تَرْمِیْنَ ، تَغْزِیْنَ یا ھندُ

فعل ناقص فعل امر کے لیے بھی اسکے مضارع جیسا حکم ہے اُغْزُ ،اِرمِ

**سوال:۔** لفیف کے ساتھ اگر ضمائر بارزہ لگائی جائیں تو کیا حکم ہے ؟

اگر لفیف مفروق ہو تو اس کے فا کلمے کا حکم مثال کی طرح ہے اور لام کلمے کا حکم فعل ناقص کی طرح ہے جیسے وَقیَ ،یَقِیُ وغیرہ

اگر لفیف مفروق ہو تو ماضی مضارع امر تمام میں اس کا حکم فعل ناقص کی طرح ہے

**سوال:۔** فعل کے ساتھ ضمیر مرفوع بارز لگانے سے کتنے صیغے بنتے ہیں ؟

**فعل ماضی میں 13 سے یہ بنتے ہیں**

دو متکلم ۔نَصَرْتُ ، نَصَرْنَا

پانچ مخاطب ۔نَصَرْتَ ،نَصَرْتِ نَصَرْتُما ،نَصَرْتُنَّ

چھ غائب نَصَرَ ،نَصَرا ،نَصَرُوا ،نَصَرَتْ ،نَصَرَتَا ،نَصَرْنَ

**اسی طرح فعل مضارع کے بھی 13 صیغے ہیں**

دو متکلم ۔أَنْصُرُ ،نَنْصُرُ

پانچ مخاطب۔ تَنۡصُرُ، تَنۡصُرَانِ تَنۡصُرُوۡنَ تنصرین، تَنۡصُرۡنَ

چھ غائب، یَنۡصُرُ، یَنۡصُرَان، یَنۡصُرُونَ، تَنۡصُرُ، تَنۡصُرَانِ، یَنۡصُرۡنَ

### فعل امر کے پانچ صیغے ہیں

اُنۡصُرۡ، اُنۡصُرَا، اُنۡصُرُوۡ، اُنۡصُرِیۡ، اُنۡصُرۡنَ

## التقسیم الاول للاسم من حیث التجرد وزیادۃ

(اسم کی پہلی تقسیم مجرد یا مزید فی ہونے کے اعتبار سے)

**سوال:۔** مجرد یا مزید فی ہونے کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

اس اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں 1۔ مجرد 2۔ مزید فیہ

مجرد کی تین قسمیں ہیں 1۔ ثلاثی 2۔ رباعی 3۔ خماسی

### ثلاثی مجرد کے 9 اوزان ہیں

(1 فَعۡلٌ جیسے: سَھۡم (تیر) سَھۡل (آسان)

(2 فَعَلٌ: جیسے: قَمَر (چاند) بَطَل (بہادر)

(3 فَعِلٌ: جیسے: کَتِفٌ (کندھا) حَذِرٌ (چوکنا)

(4 فَعُل: جیسے عَضُدٌ (بازو اسم ذات) و یَقُظٌ (بیدار)

(5 فِعۡلٌ: جیسے حِمۡلٌ (بوجھ) نِکۡسٌ (کمزور)

(6 فِعَلٌ: جیسے عِنَبٌ (انگور) زِیَمٌ (منتشر)

(7 فِعِلٌ: جیسے اِبِلٌ (اونٹ) بِلِزٌ (موٹی عورت)

(اس وزن کا استعمال کم ہے) حتی کہ سیبویہ نے کہا ہے کہ اس وزن پر سوائے اِبِلٌ کے اور کوئی کلمہ نہیں آتا۔

(8 فُعۡلٌ: پہلے حرف پر ضمہ دوسرے پر سکون ہے، ہے: قُفۡل (تالا) حُلۡوٌ (میٹھا)

(9) فُعَلٌ: صُرَدٌ (سیاہ و سفید رنگ کا ایک پرندہ جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے) حُکَمٌ (ظالم چرواہا)

(10) فُعُلٌ عُنُقٌ (گردن) سُرُحٌ (تیز)

**عقلی تقسیم کا تقاضہ تو یہ تھا کہ کل اوزان بارہ ہوں**، وہ اسطرح کہ فا کلمہ پر تین حرکات ہیں، فتحہ، ضمہ، کسرہ، اور یہی حرکات کلمہ عین پر بھی ہیں مزید ایک حرکت سکون بھی ہے اس طرح عین کلمہ پر چار حرکتیں ہوئیں اور جب تین کو چار سے ضرب دیں گے تو بارہ کا عدد بنے گا۔(اور وہ یوں کہ اگر اول کلمہ مفتوح ہو گا تو دوسرا کلمہ یا تو مفتوح ہو گا، یا مضموم، یا مکسور، یا ساکن، اس طرح یہ چار اوزان ہوں گے جن کی ترتیب یہ ہو گی۔

(1)**فَعَلٌ بفتحتين** : جیسے: فَرَسٌ، وَبَرٌ، (۲) **فَعُل بفتح فضم** ، جیسے: عَضُد (۳) **فَعِل بفتح فكسر** جیسے: كَبِدٌ (۴) **فَعْلٌ** ہے: صَخْرٌ

اور اگر اول کلمہ مضموم ہو تو دوسرا کلمہ یا تو مفتوح ہو گا، یا مضموم ہو گا، یا مکسور ہو گا، یا ساکن ہو گا، اس طرح چار اوزان اور بن گئے جیسے

(۱)**فُعَلٌ** جیسے: صُرَدٌ (۲) **فُعُلٌ** جیسے: عُنُقٌ (۳)**فُعِلٌ** جیسے: دُئِلٌ (۴) **فُعْلٌ** ہے: قُفْلٌ

اور اگر اول کلمہ مکسور ہو تو دوسرا کلمہ یا تو مفتوح ہو گا یا مضموم ہو گا یا مکسور ہو گا یا ساکن ہو گا تو یہ چار اوزان اور ہو گئے جیسے

(1) **فِعَلٌ** جیسے: عِنَبٌ (۲) **فِعُلٌ** ، جیسے: حِبُكٌ. (۳) **فِعِلٌ** ، جیسے اِبِلٌ (۴) **فِعْلٌ**، جیسے: عِلْمٌ۔

پھر ایک وزن **فُعِلٌ** **بضم فكسر** بروزن دُئِلٌ (ایک چھوٹے جانور کا نام ہے یا ایک قبیلے کا نام ہے، کم ہو گیا اس لئے کہ یہ وزن **فعل مجہول** کے لیے خاص کر لیا گیا ہے

ایک وزن "**فِعُلٌ**" ، لغت میں موجود نہیں ہیں (یعنی مہمل ہے، کیونکہ کسرہ سے ضمہ کی طرف انتقال مشکل کام ہے (اسطرح دو وزن کم ہو کر دس بچے۔

**ويُجاب عن قراءة بعضهم** اس عبارت کی وضاحت کریں۔

( سے ایک سوال مقدر کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ( **وأما فِعُلٌ** كسر فضم، **فغير موجود** ) ایسا جس میں میں کسرہ کے بعد ضمہ ایسا کوئی وزن موجود نہیں ہے حالانکہ آیت کریمہ کو ایک قرات کے مطابق ) بکسر فضم پڑھا گیا ہے، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے ) یہ ایک کلمہ کے دو جزوں میں دو لغتوں کا تداخل ہے (کیوں کہ ) حبک بضمتین (بمعنی مضبوط ) ایک لغت ہے، اور حِبِک، بکسرتین (بمعنی، کمربند، نیفہ)، دوسری لغت ہے چنانچہ دوسری لغت سے حاء، کو کسرہ دیا اور پہلی لغت سے عین کو ضمہ دیا اس طرح ایک کلمہ میں لغتیں جمع ہو گئیں ورنہ اصلا یہ کوئی لغت یا وزن نہیں ہے ) اور ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ حبک پر کسرہ کلمہ ذات کے تاء، کی اتباع میں ہے

پھر ان دس اوزانوں میں بھی بعض میں کچھ تخفیف کی جاتی ہے، جیسے: (کشف ) اس میں عین کلمہ کو ساکن کر کے تخفیف کیجاتی ہے، یا سکون عین کے ساتھ فاء کو مکسور کر کے (مثلا: کِتف )۔ اور جب اس کا دوسرا حرف (یعنی عین کلمہ ) حرف حلقی ہو تو ان دونوں تخفیفات کے ساتھ عین کے سکون کے ساتھ بھی تخفیف کی جاتی ہے۔ اس طرح اس میں چار لغتیں ہو جاتی ہیں۔ مثلا: (۱) **فَخْذٌ** ، (۲) **فَخِذٌ** (۳) **فِخِذ** ، (۴) **فخْذٌ**۔ اور اسم کی طرح فعل میں بھی یہی لغات ہوں گی جیسے: شهد عضد، ابل، عنق، وغیرہ میں صرف عین کو ساکن کرنے تک تخفیف ہو سکتی۔

# أوزان الاسم الرباعي المجرد المتفق عليها خمسة

متفقہ طور پر رباعی مجرد کے اوزان پانچ ہیں

1) **فَعْلَلَ :** جَعفَرٌ (نھر، ندی، دودھاری اونٹنی جمع جَعَافِر

2) **فِعْلِلٌ:** زِبرِج.(گل کاری، میناکاری، زیور، سونا، پتلا بادل جمع: زبارج

3) **فُعْلُلٌ** بُرثُنٌ (بھیڑے کے پنجے کے لیے)

4) **فِعَلٌّ** قِمَطرٌ .(کتابوں کا بیگ)

5) **فِعْلَلٌ:** دِرْهَمٌ(درھم، پیسہ)

6) امام اخفش نے یہ وزن مزید بڑھایا ہے **"فُعلَلٌ"** بضم فسکون ففتح، کَجُخُدَب: اسم للأسد. (شیر کا نام) طحلب،(کائی دار پانی پر جمی سبز تہ ج: طحالب) جوشع.(چوڑے سینہ والا گھوڑا، یا اونٹ) اور امام اخفش نے ایک اور وزن "فعلل "کا اضافہ کیا ہے لیکن بعض کا کہنا ہے کہ یہ وزن جخدب کی فرع ہے۔ جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ اصل ہے فرع نہیں ہاں استعمال کم ہے۔

# أوزان الخماسي أربعة

(خماسی مجرد کے اوزان چار ہیں)

1) **فَعَلَّل:** ، سَفَرْجَلٌ(ایک پھل کا نام ہے)

2) **فَعْلَلِل** جَحْمَرِشٌ (بوڑھی عورت)

3) **فِعْلَلٌ:** قِرْطَعْبٌ(تھوڑی چیز)

4) **فُعَلِّلٌ:** قُذَعْمِلٌ، (قربہ اونٹ)

**تنبیه:**

**سوال:۔** اسم متمکن مجرد کے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے حروف ہوسکتے ہے؟

گزشتہ تفصیلات سے آپ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ اسم متمکن کے حروف اصلی تین سے کم نہیں ہوتے الا یہ کہ کوئی حرف حذف ہو جائے جیسے ید، ودمر، وعدۃ، وسنۃ، اور یہ بات بھی جان گئے ہوں گے کہ مجرد کے کل اوزان میں یا اکیس ہیں۔جیسا کہ اوپر گزرا۔

**سوال:۔** اسم متمکن غیر ثلاثی کے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے حروف ہوسکتے ہے؟

مزید فیہ تو اس کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی وزن سات حروف سے تجاوز نہیں کرتا، جیسا کہ کوئی فعل ۶۔حروف سے تجاوز نہیں کرتا، چنانچہ اسم ثلاثی الاصول المزید کی مثال: **اشھیباب**، ہے جو کہ اشھاب کا مصدر ہے اور اسم رباعی الاصول المزید کی مثال: احرنجام ہے، جو کہ احرنجم کا مصدر ہے، اور احرنجمت الإبل، اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹ جمع ہو جائیں۔ اور اسم خماسی

الاصول میں سوائے حرف مد کے کسی حرف کا اضافہ نہ ہو گا ما قبل آخر جیسے: **عضرفوط** (ایک چھوٹے سفید جانور کا نام ہے جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے ( اول و آخر بغیر نقطے والے حروف ہیں) یا ما بعد آخر جیسے :**قبعثری** (زیادہ بالوں والے اونٹ کا نام ہے) اور رہا **خندریس** جو کہ شراب کا نام ہے تو اس کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ یہ ثلاثی مزید فیہ ہے
اور یہ **فنتعلیل** کے وزن پر ہے۔(یعنی نون زائدہ ہے) مگر بہتر یہ ہے کہ نون کے اصلی ہونے کا حکم لگایا جائے (اور خماسی مانا جائے) اس لیے کہ اس وزن پر ، **هرقعین**(ایک شہر کا نام)، اور **در دبیس** (مصیبت) اور **سلسبیل**، (جیسے اسماء آتے ہیں) جو کہ شراب، یا، جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے ، سلسبیل کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اسکی تعریب ہوئی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عربی ہی ہے اور اسے **سلس سبیله** سے تراشا گیا ہے ہے جیسا کہ **شفاء الغلیل** میں لکھا ہے، خلاصہ کلام یہ کہ مزید فیہ کے اوزان تقریبا تین سو آٹھ ہیں جیسا کہ سیبویہ نے لکھا ہے اور بعض نے اس پر مزید اسی کا اضافہ کیا ہے۔

# التقسيم الثاني
# للاسم ينقسم الاسم إلى جامد و مشتق

اسم کی دوسری تقسیم جامد و مشتق کے اعتبار سے

اسم کی دو قسمیں ہیں: **(۱) جامد (۲)مشتق**

**سوال:۔** جامد کی تعریف بیان کیجئے؟

جامد وہ اسم ہے جو اپنے غیر سے نہ لیا گیا ہو ، یہ دو طرح کا ہوتا ہے یا تو کسی ذات پر دلالت کرے گا جیسے اسمائے اجناس محسوسہ مثلا: رجل و شجر یا کسی معنوی چیز پر دلالت کرے جیسے : اسمائے اجناس معنوی مثلا: **نصر وفهم وقيام وقعود وضوء ونور**

**سوال:۔** (**ما دل على ذات**)اور( **ما دل على معنى من غير ملاحظه صفة**) اسم جامد کی دونوں قسمیں کی وضاحت کیجیے؟

اسم جامد کی دو قسمیں ہیں

(1)**ما دل على ذات** ( جو کسی اسم ذات پر دلالت کرے )

(2)**ما دل على معنى من غير ملاحظه صفة** ( جو کسی اسم معنوی کو بتائے جس میں صفت کے معنی نہ ہوں(اسم ذات) جیسے اجناس محسوسہ مثلا : رجل (آدمی) **شجر** (درخت)**بقر** (گائے) اور (اسم معنوی) جیسے : اجناس معنوی جیسے ::**نَصرٌ** ( مدد کرنا ) **فهمٌ** ( سمجھنا)، **قيام** (کھڑا ہونا) **قعود** ( بیٹھنا) **نور** (روشنی)

**سوال:۔** مشتق کی تعریف بیان کیجئے؟

مشتق وہ اسم ہے جو اپنے غیر سے بنا ہو، (خواہ فعل سے بنا ہو یا مصدر سے، اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔)

(1) ما دل علی ذات مع ملاحظة صفة. ( ایسا اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جو کسی صفت والا معنی ہو مثلا: عَالِمٌ ، جانے والا) ظَرِیفٌ (ہوشیار ) ( جاھل، مجاھد، صَابِر، شاکر وغیرہ)

(2)مأدل علی المعنوية المصدرية (یعنی اسم مشتق معنوی مصدری وہ اسم ہے جس سے اشتقاق ہوتا ہو ( جیسے اجناس غیر محسوس ) مثلا: (فَهِمَ، يَفهَمُ،اِفْهَم )الفَهْمُ سے اور نَصَرَ، يَنْصُرُ، أُنْصُرْ ) النَّصْرُ سے، (عَلِمَ يَعلَمُ اِعْلَمْ)اَلْعِلْمُ (اسی طرح مصادر سے نکلنے والے سارے افعال مشتق ہیں۔اور اسمائے مشتقہ کا تعلق مشتق کی اسی قسم سے ہے

**سوال:۔** کیا اسمائے اجناس محسوسہ سے اشتقاق ہو سکتا ہے؟

اسمائے اجناس محسوسہ سے اشتقاق نادر ہے یعنی بہت کم ہے ( مگر ہوتا ہے) جیسے : اورقت الأشجار ، ( درسخت پتے دار ہو گئے۔) وأسبعت الأرض (زمین درندوں والی ہو گئی۔)وعَقْرَبْتُ الصُدْغُ (میں نے کنپٹی کے بال بچھو دار بنائے) وفَلْفَلْتُ الطعام ( میں نے کھانے میں مرچ ڈالا) ونَرْجَسْتُ الدواء ( میں نے دواء میں نرگس پھول ڈالا) العقرب النرجس، الفلفل، سے مشتق ہیں۔

اشتقاق کی تعریف: کسی کلمہ کو کسی دوسرے کلمے سے نکالنا دونوں میں معنوی تناسب اور لفظی مغایرت کے ساتھ اشتقاق کہلاتا ہے

**سوال:۔** اشتقاق کی کتنی اور کون کون اقسام ہیں؟

اس کی تین قسمیں ہیں (۱) صغیر (۲)کبیر (۳) اکبر

**صغیر**: جس میں دونوں کلمے حروف و ترتیب دونوں اعتبار سے متحد ہوں جیسے :عَلِمَ اَلْعِلْمُ ، سے اور فهم الفهم سے

**کبیر**: جس میں دونوں کلمے حروف کے اعتبار سے متحد ہوں لیکن ترتیب میں مغایرت ہو جیسے : جَبَذَ الجَذْبُ سے اور ذَجَبَ الذَّبج

**اکبر** : یہ ہے دونوں کلمے اکثر حروف میں متحد ہوں بقیہ کے درمیان تناسب کے ساتھ جیسے: نَعَقَ النَّهْقُ، سے

**فائدہ**۔ مخرج میں مناسبت کی وجہ سے اور صرفیوں کے نزدیک ان تینوں اقسام میں صغیر سب سے اہم ہے یعنی اس کا استعمال زیادہ ہے۔

**سوال:۔** مشتقات میں" اصل "کیا کوفی اور بصریوں کا اختلاف مع دلائل لکھیں؟

**بصری کہتے ہیں** مشتقات میں اصل مصدر ہے یہی جمہور اور بصرین کا مذہب ہے مصدر بسیط یعنی عام ہے یعنی یہ حدث (یعنی کسی چیز کے محض وجود پر دلالت کرتا ہے ہے) بخلاف فعل کے کہ وہ حدث اور زمانہ (دونوں) پر دلالت کرتا ہے ( اس اعتبار سے فعل خاص اور محدود ہے )

**کوفیین کہتے ہیں** کہ مشتقات کی اصل فعل ہے کیونکہ مصدر گردان اور تعریف میں فعل کے بعد آتا ہے (ظاہر ہے بعد میں آنے والا پہلے آنے والے کا اصل کیسے ہو سکتا ہے) صرفیوں کی اکثریت پہلی بات پر اتفاق کرتی ہے۔

**سوال:۔** مصدر سے کتنی چیزیں مشتق ہوتی ہیں؟

مصدر سے دس چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔1 الماضی 2۔ المضارع، 3۔ الأمر، 4۔ اسم الفاعل5۔ اسم المفعول6۔ الصفة المشبهة7۔ واسم التفضیل8۔ اسماً الزمان9۔ المکان، 10۔ اسم الآلة اور انھیں کے ساتھ دو چیزیں نسب اور تصغیر کو بھی جوڑا جاتا ہے۔

# مصدر کے اوزان

**سوال:۔** مصدر کے کتنے اوزان ہوتے ہیں؟

فعل ماضی کو دیکھیں تو اس کے چار اوزان ثلاثی ، رباعی، خماسی ، اور سداسی اور ہر وزن کا ایک مصدر ہے۔اور یہ بات ما قبل میں گزر چکی ہے کہ فعل ماضی ثلاثی کے تین اوزان ہیں۔

1) **فَعَلَ**(ضَرَب)اور یہ متعدی ہوتا ہے جیسے : ضربہ (اسے مارا) (نَصَرَ ،مَدَحَ ،اَکَلَ ،اَخَذَ،قَطَعَ) اور لازم بھی آتا ہے جیسے:**قَعَدَ**) وہ بیٹھا ) ( **جَلَسَ، ذَهَبَ، طَلَعَ، قَفَزَ، سَقَطَ**)

2) **فَعِلَ** (سَمِعَ)یہ بھی متعدی ہوتا ہے جیسے : **فَهِمَ الدَّرْسَ** ( اس نے سبق سمجھ لیا) (**حَمِدَ، جَهِلَ** اور لازم بھی آتا ہے جیسے : رَضِیَ ، ( وہ راضی ہوا) (فَرِحَ،حَزِنَ، طَرِبَ،خَضِرَ)

3) **فَعُلَ (کَرُمَ)** یہ صرف لازم ہی آتا ہے جیسے : کرم(وہ معزز ہوا) (عَظُمَ ، ظَرُفَ، سَهُلَ، صَعُبَ، **فَصُحَ**،**بَلُغَ**، وغیرها)

**سوال:۔** ثلاثی مجرد کے مصادر کب کس وزن پر آتے ہیں؟

فَعَلَ ا(ضرب)اور **فَعِلَ** ( سمع)اگر متعدی ہوں تو ان دونوں کا مصدر **فَعْلٌ** آتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْباً، رَدَدَ، رِدًّا ،فَهِمَ فَهْماً وَأَمِنَ أَمْناً مگر یہ کہ فَعَلَ (ضرب) اگر پیشہ کے معنی میں ہو تو اس کا مصدر **فِعَالَةٌ** کے وزن پر آئے گا جیسے : **خَاطَ خِيَاطَةٌ**، (سینا) حاك حَيَاكَةٌ، (کپڑ ابنا)اور فَعِلَ(سمع)، اگر لازم ہو تو اسکا مصدر قیاسی **فَعَلٌ** ، ہو گا، جیسے: **فَرِحَ فَرَحًا، جَوِيَ جَوَىً** (سینہ کی تکلیف میں مبتلا ہونا **شَلَّ شَلًّا**، (کسی عضو کا خراب ہو جاتا )

☆اگر اسکے معنی حرفت یا ولایت کے ہوں کہ اس صورت میں اسکا مصدر **فِعَالَةٌ**، کے وزن پر آئیگا جیسے : **وَلِیَ**،**وِلَایَةٌ**. (حاکم بنا)

☆رنگ کے معنی میں ہو تو اس کا مصدر **فُعْلَةٌ**، کے وزن پر آئیگا جیسے :**حَوِیَ،حُوَّةٌ**، (سیاہی مائل سرخ ہونا) **حَمِرَ،حُمْرَةٌ** (سرخ ہونا)

☆ اگر فعل حسی ہو اور اسکی صفت فاعل کے وزن پر آتی ہو تو اس کا مصدر **فُعُولٌ** بضم الفاء کے وزن پر آئیگا جیسے : **أَزَفَتْ الوقت أُزُوْفًا**، (قریب ہونا) **قَدِمَ قُدُوْماً**، (آنا) اور **صَعِدَ صُعُودًا** (چڑھنا)

☆اور رہی بات **فَعَلَ** (فَتَحَ) کی تو اگر وہ لازم ہو تو اسکا مصدر قیاسی،**فُعُولٌ**، بضم الفاء کے وزن پر آتا ہے جیسے : **قَعَدَ قُعُودًا**، **وجَلَسَ جُلُوسًا، ونَهَضَ نُهُوْضاً** ، جبتک کہ وہ معتل العین نہ ہو ورنہ اسکا مصدر قیاسی **فَعْلٌ** آئیگا جیسے : **سَارَ سَايِراً**، (چلنا) **يا فعال** کے وزن پر آئیگا جیسے : **قامر قیاماً** یا **فِعَالَة** کے وزن پر آئیگا جیسے: **نَاحَ نِيَاحَة** (برائی کرنا)جبتک منع وانکار کے معنی میں نہ ہو۔

☆اگر منع وانکار کے معنی میں ہواتواسکا مصدر قیاسی فِعَالٌ بالکسر، آئیگا جیسے : أبی إبَاءٌ ، ( انکار کرنا) و نفر نِفارا ، وطن چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جانا) و جَمَع جِماعًا، (گھوڑے کا ہٹ کرنا ، سوار کے قابو میں نہآنا) وأبق إبَاقاً (بھاگنا، غلام کا بھاگنا )

☆جب تک تقلب و اضطراب کے معنی میں نہ ہو ورنہ اس کا مصدر فعلان بفتحات، کے وزن پر آئیگا جیسے:جال جولانا، گھومنا) وَعَلَى غَلَيانا. ( ابلنا، کھولنا)مساریایا، سیر کے معنی میں نہ ہو، ورنہ اسکا مصدر فصیل کے وزن پر آئیگا جیسے : رحل رحیلاً (روانہ ہونا، کوچ کرنا) و ذَهَل ذَمِيلا (اونٹ کا سبک رفتار چلنا )

بیماری کے معنی میں نہ ہوں، ورنہ اسکا مصدر فعال بالضم کے وزن پر آئیگا جیسے : مَشَى بطنه مُشَاء . (دست آنا )

آواز کے معنی میں نہ ہو، ورنہ اسکا مصدر فعال ، بالضم کے وزن پر آئیگا، آئیگا ( جیسے : (عواء الذئب، ونباح الكلب وخوار الثور وبكاء الطفل وصراخ، وهواء القطة وثغاء الشاة، و رغاء الدابة، وصياح الرجل)وهتافه، ونفاق الغراب، ونفاقه، وبغام الظبي، وضباح الثعلب، وخداء الابل، ومكاء الصغيربالفم)، وعياط الإنسان)

یا فعیل کے وزن پر آئیگا جیسے : صَرَخَ صُراحاً، وصريخاً، ( زور زور سے چیخنا وصهل الفرس صهيلاً، (گھوڑے کا بنانا) ونهى الحمار نهيقا، گیہوں کا باہم ملکر آواز نکالنا) وزار الأسد زئير ( شیر کا دہاڑنا) و نعب لعاباً و نعيباً(البتہ فصیل زیادہ مشہور ہے ، )

حرفت دولایت کے معنی میں نہ ہو ورنہ اسکا مصدر قیاسی فعالة بالکسر کے وزن پر آئیگا جیسے : تجرتجارة، وعرف على القوم عرافة (کسی کا قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرنا، ان کی مدد کرنا) نقب نقابة امر امارة

:اور فعل بضم العین کا مصدر قیاسی فعولة کے وزن پر آئیگا جیسے: صعب الشئ صعوبة، (کسی چیز کا مشکل ہونا) وعذب الماء عذوبة، (پانی کا مٹھا ہونا) (١٠) اور فعالة بالفتح، کے وزن پر آنگا جیسے : بلغ بلاغة، وفصح فصاحة، وصرح صراحة( واضح کرنا ( جو مصادر ان ضابطوں سے ہٹ کر آئے ہیں وہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہیں جنہیں یاد کیا جاسکتا ہے مگر ان پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا ( ان کی چند مثالیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں مثلا: اول سے یعنی فعل و فعل متعدی کا مصدر فعل بسکون العین آتا ہے مگر یہاں مخالف آیا ہے جیسے : اول سے : طلب طلبا، ونَبَتَ نَبَاتًا، وكَتَبَ كِتَابًا.وحرس حراسة، حفاظت کرنا) وحسب حسبانا، شمار کرنا) وشكر شكرا، وذكر ذكرا، وكَتَم كتمانا، (چھپانا) وكَذِبَ كَذِباً، وغلب غلبة، غالب ہوتا ) وحصى حماية، (جانا) وَغَفَرَ غُفْرانا (بخش) وعلى عصيانا)، (نافرمانی کرنا) وقَضَى قَضَاء . (فیصلہ کرنا) وَهَدَى هداية ، رہنمائی کرنا) ورأى رؤية. (دیکھنا(

دوسرے یعنی فعِل بکسر العین سے فعل بفتح العین مصدر آتا ہے مگر یہاں اسکے خلاف آیا ہے جیسے : لعب لعبا، ونضج نضجاً ، ( پل پکنا) و كرِهَ كَرَاهِيَة، وَسَمِن سِمَنًا، ( موٹا ہونا) وَقَوِيَ قُوَّةً، وَقَبِلَ قُبُولا ، وَرَحِم رحمة

اور تیسرے سے یعنی فَعُلَ بضم العین کا مصدر فعولة یا فعالة کے وزن پر آتا ہے مگر یہاں اسکے خلاف آیا ہے جیسے : كَرُمَ كَرَماً ، ( بخشش کرنا) وعَظمَ عِلما ، بڑا ہونا)مَجُدَ مَجْدا (بزرگ ہونا) وَحَسُنَ حُسْنا، وَحَلمَ حلما، (بردبار ہونا) وجَمُلَ جَمَالا.

# مصادر غير الثلاثي

☆ہر فعل غیر ثلاثی کا ایک مصدر قیاسی ہے

**سوال:۔** غیر ثلاثی کے مصادر کے بارے کیا حکم ہے؟

مصادر غیر ثلاثی سے مراد افعال رباعی، و خماس، وسداسی کے مصادر ہیں جو کہ سب کے سب قیاسی ہیں۔قیاسی سے مراد یہ ہے کہ ان کے ضابطے واصول مقرر ہیں جن کے تحت یہ آتے ہیں جس سے ان کے اور ان کی معرفت معمولی غور و فکر کے بعد ہو جاتی ہے۔

**سوال:۔ باب فَعَّلَ (تفعیل)** کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

فَعَّلَ کا مصدر تفعیل کے وزن پر آتا ہے جیسے: طَهَّرَ.تطهيرا، وبشر تبشيرا " یہ اس صورت میں ہے جب فعل صحیح اللام ہو ، اور اگر فعل معتل اللام ہو تو اس کا مصدر تَفْعِلَةً کے وزن پر آئیگا تاء تفعیل کو حذف کر کے اور آخر میں اس کے عوض میں گول تاء لاکر فعل صحیح سالم کا مصدر تَفعِلَةً کے وزن پر لانا نادر اور شاذ ہے۔جیسے: جرب تجربة، وذکر تذکرة، وبصر تبصرة اور مصدر میں مہموزاللام کا معاملہ معتل اللام کی طرح ہے جیسے: برأتبرئة، وجزأتجزئة، وتوطئة وتعبئة وتهنئة وتخطئة جبك ضابط تبريئاً وتجزيئاً وتخطيئاً و تهنيئا کا ہے۔

اس حوالے سے ابوزید صرفی کا قول نقل کیجیے؟

ابوزید صرفی کا کہنا ہے کہ کلام عرب میں مہموز کے مصادر کا وقوع تَفعِلَةً کی بجائے تفعيلا پر زیادہ ہے علامہ سیبویہ کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مہموز کے مصادر سماع پر موقوف ہیں اسلئے کہ تفعیلا سے سوائے نَبَّأَ،تَنْبِيْءًا کے کوئی مہموز نہیں آیا ہے۔

**سوال:۔ باب اَفعَلَ (اِفعَال)** کے مصادر کس وزن پر آتے ہیں؟

☆اگر کلمہ صحیح العین ہو تو افعل کا مصدراِفْعَالٌ کے وزن پر آئیگا جیسے : أكرم إكراماً، وأحسن إحساناً ہے۔اور اگر کلمہ معتل العین ہو تو اسکے مصدر میں تعلیل ہو گی ) عین کلمہ کی حرکت ما قبل میں فاء کلمہ کو دی جائیگی اور پھر عین کلمہ کو الف سے بدل دیا جائیگا کیونکہ داؤ اصلا متحرک ہے اور اب اسکا ما قبل مفتوح ہے ( اسلئے اسے الف سے بدل دیا) (اب دو الف ایک ساتھ جمع ہو گئے) اسلئے دوسرے الف کوحذف کر دیا جائیگا اور اسکے عوض میں آخر میں تائے مدورہ لائی جائیگی جیسے : اقام اقامة اور الاناب الانابة.)

☆ جب کلمہ مضاف ہو تو تائے مدورہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسا کہ ابن مالک نے اسے پسند کیا ہے۔جیسے: (إقام الصلاة ) اور بعض اہل صرف یوں بھی حذف کر دیتے ہیں۔

اسم مصدر کسے کہتے ہیں؟

کبھی اَفْعَلَ کا مصدر فَعَالا ، بفتح الاول کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے: ، انبت نباتا و أعطى عطاء۔ لیکن اس صورت میں یہ مصدر نہیں بلکہ اسم مصدر کہلاتا ہے۔

**سوال:۔ باب فَاعلَ (مفاعلة)** کا مصدرِ قیاسی کس وزن پر آتا ہے؟

اور فَاعَلَ کا مصدر قیاسی فِعَالاً اور مُفَاعَلَةً کے وزن پر آتا ہے جیسے : قَاتَلَ قِتالاً ومقاتلةً، وخاصم خصاماً ومخاصمةً اورفِعَالاً کا وزن اسی فعل میں آئے گا جس کا فاء کلمہ یاءنہ ہو ۔ جس فعل کا فاء کلمہ یاء ہو تو اس کا مصدرفِعَالاً کے وزن پر لانا منع ہے جیسے : یَاسَرَ مَیَاسَرَةً، ویامن مَیَامَنَةً۔

**سوال:۔** کچھ افعال کے مصادر مذکورہ ضابطوں کے برخلاف کیوں آتے ہیں؟

(1)جن افعال کے مصدر مذکورہ ضابطوں کے خلاف آتے ہیں تو وہ شاذ ہے جیے:کَذِبَ کِذَّاباً، جبکہ ضابطہ تکذیبا کا ہے اور شاعر کا شعر ، بات یُنزی دلوہ الخ۔وہ رات بھر اپنے ڈول کو حرکت دیتا رہا، جیسے بڑھیا اپنے بچے کو ہلاتی رہتی ہے۔ محل استشھاد مصدر تنزیا، ہے کہ یہ شاذ ہے کیونکہ ضابطہ تنزیہ کا ہے۔

(2)اس طرح عربوں کا قول تحمل تحمالا، شاذ ہے کیونکہ ضابطہ تحملا ہے و تراق القوم ریا، شاذ ہے. کیونکہ ضابطہ ترامیا ہے وحوقل الرجل حیقالاً: (ضعف باہ کاشکارہ) کیونکہ ضابطہ حوقلة ہے، واقشعرجلدہ قشعریرة، شان ہے (جسے عملی لگ جائے)، اصل اقشعرارا ہے۔

# تنبیہات

(مرة،ھیئت،مصدر میمی کی تعریفات اور تشریح پر مشتمل ہے)

## پہلی تنبیہ:

فعل ثلاثی یاغیر ثلاثی کا مصدر مَرَّةً یعنی(تعداد)بیان کرنے کیلئے کونسے وزن پر آتا ہے؟

☆فعل ثلاثی کا مصدر مَرَّةً یعنی(تعداد)بیان کرنے کیلئے فَعْلَة کے وزن پر آتا ہے جیسے: جَلَسَ جَلْسَةً (ایک مرتبہ بیٹھنا ) وأكل أَكلَةً (( ایک مرتبہ کھانا ) اور اگر اسکے مصدر اصلی کا صیغہ پہلے سے ہی تاءکے ساتھ ہو تو اسکے مصدر مرۃ پر دلالت کے لئے اسکی صفت کا ذکر ضروری ہو گا جیسے : رَحِمَ رَحْمَةً وَاحِدَة

☆اور فعل غیر ثلاثی کے مصدر سے مَرَّةً یعنی(تعداد)کا معنی لینے کیلئے مصدر اصلی کے اخیر میں تاء کا اضافہ کرتے ہیں جیسے: (انطلق انطلاقة . اکرم کرامة استخرج ، استخراجة ابتسم ابتسامة، اعتمد اعتمادة)

اور اسکے مصدر اصلی میں اگر پہلے سے ہی تاء لگی ہو تو اسکا مصدر مرہ بنانے کے لئے اسکی صفت لانا ضروری ہو گا، جیسے : اقام إقامة واحدة. خاصم مخاصمة واحدة، اعان إعانة صادقة

فعل ثلاثی وغیر ثلاثی کے مصدر میں(ھیئت)حالت اور کیفیت کا معنی لینے کیلئے کس وزن پرلائیں گے؟

فعل ثلاثی کا مصدر (ھیئت)حالت اور کیفیت کے معنٰی پر دلالت کیلئے "فِعلَةً " کے وزن پر آتا ہے جیسے: جلس جِلسَةً، وفي الحديث: "إذاقتلتم فأحسنوا القِتلَةَ . (جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح سے کرو (یعنی ادھورا نہ چھوڑو کہ وہ تڑپتا رہے) ذبح ذِبحَة، خاف خِيفَة، مشى مِشيَة، وقف وقفة، جلس جلسة طعم طعمة، ركب ركبةاور جس فعل کے مصدر اصلی میں پہلے سے ہی تاء

ہو تو اسکے مصدر ہیئت پر دلالت کے لئے اسکی صفت کا ذکر ضروری ہے۔نشد الضالة بشدة عظيمة. خدمت اقى خدمة حسنة، مهن زيد مهنة شريفة. ) اور فعل غیر ثلاثی سے مصدر ہیئت نہیں آتا، اور جو آئے ہیں وہ شاذ ہیں جیسے: اختمرت المرأة خمرة، وانتقيت المرأة نقبة، وتعلم الرجل عمة

## دوسری تنبیہ: مصدر میمی کیا ہے؟

اہل عرب کے یہاں ایک اور مصدر مصدر میمی ہے، اسکو مصدر میمی اسلئے کہتے ہیں کہ اسکے شروع میں میم زائدہ ہوتی ہے، فعل ثلاثی صحیح کامصدر میمی مَفعَل کے وزن پر آتا ہے جیسے: کتب مکتب شرب مشرب دخل مدخل

سوائے مثال صحیح اللام کے (جسکا فاء کلمہ مضارع میں حذف ہو جاتا ہے جیسے: وعد، ویسر کہ اسکا مصدر میں مَفعِل بکسر العین آتا ہے جیسے : موعد و موضع ، وقف موقف ، ورد مورد، وصل موصل اور غیر مثال کا اس وزن پر مصدر میمی لانا شاذ ہے جیسے: المرجع والمصير، والمعرفة، والمقدرة ، (معرفة مبيت. مشيب، مزيد محيص مقدرة، مجيء، مسير، مغفرة کیونکہ قیاس ان میں فقہ ہے ( یہ سب سماعی طور پر آتے ہیں) اور ان میں سے شروع کے تین افعال بکسر العین ہی آتے ہیں جبکہ آخری کلمہ (المقدرۃ ) تینوں طرح آتا ہے اس طرح شند و ذکرو، اور ضمہ کی حالت میں ہے۔اور فعل غیر ملائی میں مصدر میں یہ اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے: مکرم، و معلم ومقام ومخرج، ومنطلق، ومستغفر

## تیسری تنبیہ: مصدر صناعی کسے کہتے ہیں؟

ایک مصدر فعل کے حروف سے بنایا جاتا ہے جسے مصدر صناعی کہتے ہیں، یہ مصدر فعل کے حروف میں یائے مشددہ اور تائے تانیث بڑھانے سے بنتا ہے جیسے : الحرية والوطنية والانسانية والهجية والمدنية.

# اسم الفاعل

**سوال:۔** اسم فاعل کی تعریف بیان کریں؟

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو فعل معروف کے مصدر سے بنے اور اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل کا صدور ہو، یا جس سے فعل متعلِق ہو، (بطور حدوث کے نا کہ بطور ثبوت کے)

**سوال:۔** ثلاثی وغیر ثلاثی سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ عموما فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: ناصر، ضارب قابل عاقل، عادل، ماد، عاد، وواق، وطاو.

غیر ثلاثی سے اسم فاعل کا صیغہ ) اپنے مضارع کے وزن پر ہی آتا ہے مگر حرف مضارع کو میم مضموم سے بدل کر اور ما قبل آخر کو کسرہ دیکر جیسے : مُدَحرِج وَمُنطَلِق وَمُستخرِج (زلزل مُزلزِل، قَاتَل مُقاتِل، تَقَاتَلَ مُتقاتِل انتصر مُنتَصِر)

نیز ان تین اسماء کا ما قبل آخر مفتوح ، بطور شاذ استعمال ہوتے ہیں جیسے : أُشْهَب مُسْهَب ( جنگل میں مقیم ہونا) وأحصن مُحْصَن، (بچہ کا سیر ہو کر دودھ پینا) وانْفَجَ مُنْفَج. ( ڈر سے دل نکالا جانا)

کبھی باب افعال کا اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے : أَعْشَبَ فهوعَاشِبٌ ( جگہ کا سبز گھاس والی ہونا ) أورس فهو وَارِس ( پانی میں چٹان پر کائی جم کر پھسلوان ہو جانا) وأيفع الغلام فهويافع، (لڑکے یا لڑکی کا جو ان ہونا یا قریب البلوغ ہونا)ولا يقال فيها مُفْعل.

# صیغ مبالغه

## سوال:۔اسم مبالغہ کی تعریف بیان کریں

اور کبھی اسم فاعل کا صیغہ معنی میں کثرت اور مبالغہ کیلئے پانچ مشہور اوزانوں سے بدل دیا جاتا ہے اورانھیں صیغہ مبالغہ کیا جاتا ہے،

(1) فَعَّالٌ جیسے اَکَّال وشَرَّاب (منان فتاح رزاق، وهاب)

(2) مِفْعَالٌ جیسے :منحاز ( بہت ذبح کرنے والا میطلاب ( بہت چاہنے والا) (میحار مطلعان، وعطار، مضحاك، مهذار)

(3)فُعُولٌ جیسے :غُفُور، شُكُور، صُبُور، اُكُول، ضُرُوب

(4)فَعِيلٌ جیسے : سَمِيع، عَلِيم

(5)فَعِلٌ جیسے :حَذِر ( بہت محتاط )فهم، يقظ، ورع حصر

**سوال:۔** کیاان پانچ اوزان کے علاوہ مبالغہ کا کوئی وزن ہے؟

جی ہاں ان پانچ اوزان کے علاوہ مبالغہ کے کچھ اوزان اور بھی اہل عرب سے سنے گئے ہیں، وہ یہ ہیں

(1)فِعِّيلٌ: سِكِّير (کم اور ہلکا ہونا )(شريب سكيت زميل)

(2)مِفْعِيلٌ جیسے : مِخْطِيرٌ (خوشبودار ہوتا ) (منطيق، محضير، مسكين)

(3)فُعَلَة: هُمَزَةٌ ولُمَزَةٌ. (آنکھ سر یا ہونٹ کے اشارہ کے ساتھ آہستہ سے کچھ کہنا لومة، ضحكة سخرة

(4)فَاعُولٌ ہے : فاروق جاسوس، صاروخ

☆اور کبھی اسم فاعل اسم مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے بہت قلیل طور پر ہے: فِي عِيشَةٍ رَاضِيَة) اسم مفعول مرضية کے معنی میں اور جیسے : شاعر کا شعر ہے دع المكارم لاترحل لبقيتها واقعد فإنك أنت الطاعم الكاسی **ترجمہ**.عزت اور اسباب عزت کی تلاش چھوڑ دو اور اسکے لئے سفر نہ کرو، اور خاموش بیٹھو کیونکہ تم رزق دئے ہوئے اور لباس پہنائے ہوئے ہو۔یعنی یہاں طاعم بمعنی مطعم اور کاسی بمعنی مکسی ہے۔

☆اور کبھی اسم فاعل سے مراد نسبت ہوتی ہے، جیسا کہ آئندہ (نسبت کے بیان میں آئیگا، اور کبھی فعیل فاعل کے معنی میں ہوتا ہے جیسے قدیر بمعنی قادر، اسی طرح کبھی فعول، فاعل کے معنی میں ہوتا ہے جیسے:غفور ، غافر کے معنی میں۔

# اسم مفعول

**سوال:۔** اسم مفعول کی تعریف بیان کریں؟

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو فعل مجہول کے مصدر سے بنے، اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر ( فاعل کا) فعل واقع ہو، اور وہ فعل ثلاثی مجرد سے مَفعُولٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: منصور، و مشھود( صحیح)و موعود و موزون (مثال) ومَقُول وَمَبِیع (اجوف) وَمَرْمِی مرضی مھدی مدعو، مرجو (ناقص) وموتی، وموفی - (الفیف مفروق)، ومطوی مروی، مشوی (لفیف مقرون) اول الذکر دو کے علاوہ کی اصل ، مقوول، وَمَبْيُوع، ومَرْمُوی، ومَوْقُوی، وَمَطووی، ہے،

☆ کبھی اسم مفعول فعیل کے وزن پر آتا ہے جیسے: قَتِيل وجَرِيح، اس کا معنی ہے(مقتول و مجروح)

☆اور کبھی اسم مفعول سے مراد مصدر ہوتا ہے جیسے: لیس لفلان مَعْقُول، وماعندہ معلوم مراد ہے عقل، وعلم کے معنی میں معسور ،عسر، میسور، یسر مردود، رد کے معنی ہیں۔

☆اور غیر ثلاثی سے اسم فاعل کی طرح ہی آتا ہے مگر آخر کا ما قبل مفتوح ہوتا ہے۔جیسے : مُكْرَم، وَمُعَظَّم ،وَمُسْتَعان،مقتاد، محتاج، مستفاد مستقصی، اور رہے مُختار وَمُعْتَدٌ، ومُنْصَبٌ، وَمُحَابٌ، وَمُتَحَابٌ ، تو انکا استعمال دونوں میں ہوتا ہے۔اسم فاعل واسم مفعول دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں

☆اور لازم سے اسم مفعول نہیں آتا مگر ظرف ، یا جار مجرور ، یا مصدر کے ساتھ، اور انھیں شرائط کے ساتھ جو فعل مجہول کے بیان میں گذریں۔جیسے: منوم علی السریر، مستغنی عنه مشفق علیه مستعان به محتاج الیه.. وقس علی ھذا

# صفت مشبه

**سوال:۔** صفت مشبہ کی تعریف بیان کریں؟

صفت مشبہ ایسا کلمہ ہے جو فعل لازم کے مصدر سے بنایا جاتا ہے اور ایسے معنی پر بطور دوام و ثبوت دلالت کرتا ہے (جو اس کے موصوف میں کے پائے جائیں۔

**سوال:۔** صفت مشبہ کا صیغہ کس باب سے کس وزن پر آتا ہے؟

اور اسکا صیغہ عموما لازم سے باب سمع اور باب شرف سے آتا ہے اور غیر عمومی طور پر ( دیگر ابواب جیسے: نصر و ضرب سے بھی آتا ہے، جیسے: سَيِّدٌ ومَيِّتٌ: سَادَيَسُودُ. ومَاتَ يَمُوتُ (نصر) و شیخ شاخ یشیخ(ضرب)

اسکے اوزان کی تعداد غالباً 12 بارہ ہے جن میں دو باب فرح، کے ساتھ خاص ہیں اور وہ دونوں یہ ہیں۔

(1) اَفعَلُ جس کا مونث فَعلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے :( اَحمَرُ، حَمرَاءُ ) ، اَسوَدُ سَودَاءُ، اَبیَض بَیضَاءُ)

(2) فَعلَانُ جس کا مؤنث فعلی آتا ہے جیسے : (عطشان و

چار ابواب باب شرف کے ساتھ خاص ہیں، اور وہ یہ ہیں،

(1)**فَعَل** " جیسے : حَسَنٌ (خوبصورت) بَطَلٌ (بہادر ) رَغَدٌ ( فراخ و آرام دہ زندگی) حَرَضٌ، ( اشنان)

(2)**فُعُلٌ** جیسے : **جُنُبٌ** ، (پہلو کے درد میں مبتلا ہونا) اسکا استعمال کم ہے **جوز** (قحط کا سالی)، **فرط** (افراط)

(3)**فُعَالُ** جیسے : **شُجَاعٌ** (بہادر ) و فرات (دریا) **اجاج**، (کھارا) **طوال**، **رخاء** ، (کشادگی)

(4)**فَعَالٌ**" جیسے : **رجل جَبان**، بزدل ہونا، ڈرپوک ہونا) **وامرأناحصان** (پاکدامن ہونا) **رزان**، **عوان**

**اور چھے (۲) ابواب دونون بابوں کے درمیان مشترک ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔**

(1) **فَعْلٌ**" جیسے: سبط ( باب مع ہے، پوتا، نواسہ) اور ضخم - باب شرف سے بڑا، یا، موٹا ہونا)

(2)**فِعْلٌ** جیسے : صفر (باب سمع سے ، بھوکا ہونا، پیٹ میں کیڑے ہونا) صلح، باب شرف سے،خوش نما ہونا)

(3)**فُعْلٌ** جیسے: حر، ( باب سمع ہے، آزاد) صلب ( باب شرف سے، سخت، مضبوط)

(4)**فَعِلٌ** جیسے: فرح( باب منع سے ، خوش ہونا )نجس، ( باب شرف سے ، ناپاک ہونا)

(5)**فَاعِلٌ**: جیسے: صاحب، (باب سمع سے، کسی چیز کا مالک ہونا ) ، طاهر، (باب شرف سے، پاک ہونا)

(6)**فَعِيلٌ** جیسے:( بخیل و کریم ) جریء، رحیم ( باب شرف سے )

کبھی فاعل اورفعیل ایک ہی صیغہ میں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے : ماجد و مجید، (**شان والا نابه و نبیه** (معزز و شریف ہونا) اور کبھی صفت مشبہ ان مذکورہ اوزان کے علاوہ دوسرے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے : **شکس** (برے اخلاق والا( اور صفت مشبہ غیر ثلاثی سے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جبکہ اسمیں ثبوت و استمرار کے معنی پائے جاتے ہوں جیسے: **معتدل القامة، ومنطلق اللسان زيد مستقيم الرأى المريض مرتفع الحرارة**، جیسے: ثلاثی میں صفت مشبہ فاعل کے وزن پر لاتے ہیں جب اسمیں تجد دو حدوث کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے: **زيد شاجع أمس**، (زید کل گذشتہ بہادر تھا) **شارف غدا** ( اور کل آئندہ عزت والا ہو گا ) و حاسین وجھہ، (زید چہرے سے حسین ہے) عمدہ غذاء اور صفائی ستھرائی کی وجہ سے.

# تنبیہان

**پہلی تنبیہ**: باب فرح یعنی باب سمع سے آنے والی صفات میں غور کرنے سے سے معلوم ہوتا ہے کہ صفت کے اپنے موصوف سے تعلق اور نسبت کے اعتبار سے صفت کے تین حال ہیں

(1)بعض صفات ایسی ہیں جو موصوف میں آتی ہیں اور جلد ہی چلی جاتی ہیں جیسے: فرح (خوشی) الکرب (غم)، و غیرہ

(2) بعض صفات ایسی ہیں جو ثبوت وبقا پر ہی وضع ہوئی ہیں یعنی ان کا زائل ہونا ممکن نہیں ہیں لیکن یہ تمام صفات رنگ و عیب اور حلیہ کے درمیان دائر ہوتی ہیں یعنی انہیں میں پائی جاتی ہیں جیسے : ، الحمرۃ(لالگی) ، والسمرۃ، (گندی) والحمق، (بیوقوفی) والعَمٰی، (اندھاپن) والغَیَد، (جھکی گردن والا ہونا) والھَیَف (سخط پیاسا ہونا)

اور بعض صفات ایسی ہیں جو پیدا بھی ہوتی ہیں اور زائل بھی ہو جاتی ہیں مگر دیر سے زائل ہوتی ہیں جیسے : الرِّیُّ (تازگی) والعطش (پیاس) والجوع (بھوک) والشبع ( سیرابی)

**دوسری تنبیہ**: گزشتہ تفصیلات سے سے آپ یہ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ صیغہ فعیل (کبھی) مصدر کے معنی میں (کبھی) فاعل کے معنی میں آتا ہے اور(کبھی) مفعول کے معنی میں، اور کبھی صفت مشبہ ، اور کبھی مفاعل (باب مفاعلہ کا فاعل) کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے : جلیس و سمیر، بمعنی مجالس (ہم نشین) و مسامر ، قصہ گو) اور (کبھی) مفعل ( غیر ثلاثی اسم مفعول) کے معنی میں ، جیسے: حکیم ، بمعنی محکم کبھی مفعل (غیر ثلاثی اسم فاعل) کے معنی میں آتا ہے جیسے: بدیع بمعنی مبدع چنانچہ اگر فعیل، فاعل، یا مفاعل، یا صفت مشبہ کے معنی میں ہو تو اسکے مؤنث کے صیغہ میں تائے تانیث لاحق ہوگی، جیسے: رحیمۃ، وشریفۃ، وجلیسۃ وندیمۃ ، اور اگر مفعول کے معنی میں ہو اور صفت موصوف کے تابع ہو تو مذکر و مؤنث میں فرق نہ ہوگا،جیسے: رجل جریح، وامرأۃ جریح، اور کبھی تائے تانیث داخل ہوتی ہے باوجودیکہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے جیسے : صفۃ ذمیمۃ، وخصلۃ حمیدۃ . اور اسکی مزید تفصیل باب تانیث میں آرہی ہے۔

# اسم تفضیل

**سوال:۔** اسم تفضیل کی تعریف بیان کیجئے؟

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے اور یہ بتائے کہ دو چیزیں کسی ایک صفت میں شریک ہیں اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑھی ہوئی ہے زیادتی خواہ کمال میں ہو یا نقص میں، خیر میں ہو یا شر میں، ایجاب میں ہو یا سلب میں جیسے :(محمد اعظم من احمد)(زید احسن من عمرو)(ھند اقبح من نجمۃ)

**سوال:۔** اسم تفضیل کون کون سے صیغوں سے بنایا جاسکتا ہے؟

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل ثلاثی یا مصدر سے بنایا جاتا ہے اور اسم یا فعل رباعی سے بنانا شاذ ہے اور ابن مالک نے غیر ثلاثی سے بھی اسم تفضیل بنانے کی اجازت دی ہے اگر اشتباہ کا اندیشہ نہ ہو اور اخفش و مبرد بھی انھیں کے ہمنوا ہیں۔جبکہ جمہور رباعی سے جائز نہیں سمجھتےاس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے۔

**سوال:۔** ثلاثی وغیر ثلاثی مصدر سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ بیاں کریں؟

اسم تفضیل کا صیغہ قیاسی طور پر اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے: زید اکرم من عمرو، ویأسر أعظم منه، (اور اسکا مؤنث فعلی آتا ہے، جیسے: (اعظم عظمی، اصغر صغری احسن حسنی) اور اس وزن سے تین کلمے مستثنی ہیں کہ وہ بغیر ہمزہ کے آتے ہیں اور وہ خَیْرٌ ، وشَرٌّ ، وحَب ہیں جیسے : خیر منه، وشر منه، کما قال النبی خیر صفوف الرجال اولها، وشرہا آخرها) اور جیسے شاعر کے شعر میں ( وحَبُّ شَیْءٍ إلی الإنسان ما منعا ) ( انسان کو سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہوتی ہے جس سے اسے روک دیا جائے) انکا ہمزہ کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔

اور ان کلمات کا استعمال ہمزہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے انکی اصل کے مطابق جیسے : شاعر کا شعر ( بلال لوگوں میں سب سے بہتر ہے اور سب سے بہتر کا بیٹا ہے) اور جیسے : بعض قراء کی قراءت الأشر، بفتح الھمزة والشین میں، کہ یہ لوگ کل آخرت میں جائیں گے کون سب سے زیادہ جھوٹا اور شریر ہے) اور جیسے : حضور کے فرمان میں اللہ تعالی کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ ہے جس میں اہتمام ہو اگر چہ تھوڑا ہو) اور کہا گیا ہے کہ حب کے ہمزہ کا حذف ضرور تا ہے، اور خیر وشر کے ہمزہ کا حذف اسلئے ہے کہ ان سے فعل نہیں آتا۔اس طرح ان دونوں میں دہرا شذوذ ہے، ایک حذف کا دوسرے فعل نہ ہونے کا۔

## اسم تفضیل بنانے کی آٹھ شرطیں

اور صیغہ اسم تفضیل بنانے کے لئے آٹھ شرطیں ہیں۔

**پہلی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ہو،** اسی لئے اس کلمہ سے اسم تفضیل بنانا شاذ ہے جسکا فعل نہ آتا ہو جیسے: اقمن بکذا، (وہ اسکا زیادہ حقدار ہے) وألص من شظاظ (وہ شظاظ سے بڑا چور ہے) اسکو انھوں نے اپنے قول ھولص،سارق سے لیا ہے۔(یعنی یہ دونوں اسم ہیں اور اسم سے اسم تفضیل بنانا جائز نہیں، کہا جاتا ہے، انت اقمن ان تفعل کذا، کہ آپ اس کام کے زیادہ لائق ہیں)

**دوسری شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو، غیر ثلاثی نہ ہو** لہذا یہ مثال شاذ ہے (ھذا الکلام أخصرُ من غیرہ، )(یہ کلام اپنے علاوہ سے زیادہ مختصر ہے) کیونکہ یہ فعل مجہول اُختُصِرَ (اور فعل غیر ثلاثی ) سے بنایا گیا ہے، (اسطرح اس میں ) ایک دوسرا شذوذ بھی ہے (اور وہ اسکا مجہول ہونا ہے، جیسا کہ آئندہ آرہا ہے اور ھو أعطاھم للدراھم ، (وہ الگو سب سے زیادہ درہم دینے والا ہے) وأولاھم للمعروف، (وہ ان پر سب سے زیادہ احسان کرنے والا ہے) وھذا المکان أقفر من غیرہ " ( یہ مکان اپنے علاوہ سے زیادہ ویران ہے) جیسے جملے بھی سنے گئے ہیں (جو کہ باب افعال سے ہیں (یعنی غیر ثلاثی ہیں۔یہ سب شاذ ہیں) اور بعض اہل فن نے باب افعال سے صیغہ اسم تفضیل کو مطلقا جائز قرار دیا ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ہمزہ نقل کے لئے، یعنی تعدیہ کے لئے نہ ہو، تو جائز ہے۔

**تیسری شرط یہ ہے کہ وہ فعل متصرف ہو، (غیر متصرف نہ ہو)** چنانچہ اس تعریف سے عسی ولیس، بئس، ونعم، ( جیسے افعال جامد ) نکل گئے کہ ان سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

**چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ فعل تفاوت (کمی زیادتی) قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو**، اس تعریف سے مات وفنی، جیسے افعال نکل گئے کہ ان سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

**پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ فعل تام ہو**، چنانچہ افعال ناقصہ اس سے نکل گئے کہ وہ حدث یعنی کسی چیز کے وجود پر دلالت ہی نہیں کرتے۔

**چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ فعل منفی نہ** ہو اگر چہ منفی لازم ہو جیسے : **ماعاج زید بالدواء** (زید کو دوا سے نفع نہ ہوا) تاکہ مثبت و منفی میں القیاس نہ ہو۔(کہ صیغہ اسم تفضیل کی صورت میں منفی مثبت سے بدل جائیگی جیسے اگر کہیں **مااعوج زید بالدواء**۔کہ زید کو دو اسے سب سے زیادہ نفع نہیں ہو تو اسکا مطلب ہے کہ نفع ہوا ہے اگر چہ کچھ کے ہوا ہے ظاہر ہے یہ مقصود کے خلاف ہے(

**ساتویں شرط یہ ہے کہ وہ اس فعل کا صیغہ صفت نہ ہو جس کا مؤنث فعلاء ہے** کہ وہ رنگ و عیب و حلیہ کے معنی دیتا ہے کیونکہ یہ صیغہ صفت مشبہ کے ساتھ خاص ہے اس لئے اس سے اسم تفضیل نہیں آتا۔اور اہل کوفہ افعل سے اسم تفضیل کا صیغہ بناتے ہیں بغیر کسی شرط کے ، اسی مذہب کی بنیاد پر متنبی نے یہ شعر کہا ہے۔بوڑھے کو مخطب کرتے ہوئے۔تم دور ہو جاوَ بالوں کی سفیدی کی طرح کہ ان میں کوئی خوبی نہیں۔کیونکہ تم میری نظر میں کالی رات کی طرح کالے (یعنی خراب) ہو۔( یہاں متنبی نے اسود جو کہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے کو اسم تفضیل کے معنی میں استعمال کیا ہے(

ترجمہ: علامہ رضی نے شرح شافیہ میں لکھا ہے کہ عیوب والوان ظاہرہ میں اسم تفضیل کا صیغہ کا نا جائز ہونا مناسب ہے بخلاف عیوب باطنہ کے کہ ان کا اسم تفضیل بنایا جا سکتا ہے جیسے: فلان ابله من فلان، (فلاں فلاں سے زیادہ بیوقوف ہے) وأَرْعَنُ ( وہ سب سے زیادہ ڈھیلا ہے ) و أَحْمَقُ منه . ( وہ سب سے زیادہ بیوقوف ہے۔علامہ رضی کی بات سے متنبی کا شعر صحیح ہو جائیگا کہ اس کا مقصد عیب باطن بیان کرنا ہے۔

**آٹھویں شرط یہ ہے کہ وہ فعل مجہول نہ ہو** اگرچہ صور تا ہی ہو، تاکہ وہ فعل معروف سے مشتبہ نہ ہو۔(کہ صیغہ اسم تفضیل میں مجہول و معروف میں تمیز مشکل ہوتی ہے) اور چند افعال سے گئے ہیں بطور شاز، جیسے: ھو اَزْھَی مِنْ دِیکَ " ، وَ اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النَّحْیَیْن" وکلام اَخْصَرُ من غیرہ، زھی (بمعنی تکبر)۔اور شغل واختصر۔کہ یہ تینوں فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اول فعل معروف سے ہے لہذا اسمیں کوئی شذوذ نہیں ہے۔

**سوال:۔** لفظ کے (استعمال کے) اعتبار سے اسم تفضیل کے کتنے احوال ہیں؟

## لفظ کے اعتبار سے اسم تفضیل کے تین حال ہیں۔

**اسم تفضیل ال، اور اضافت سے خالی ہو** ، اور اسوقت ضروری ہے کہ وہ مفرد و مذکر ہو اور اسکے بعد مفضّل علیہ پر من جارہ ہو جیسے :: { لَيُوسُفَ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِينَا مِنَّا } وقولہ ، {أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ }

☆ اور کبھی من جارہ اور اس کا مدخول حذف ہو جاتے ہیں جیسے: {وَالآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى}

☆اور کبھی حذف و اثبات ایک ہی جگہ جمع ہو جاتے ہیں جیسے : {أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً وَأَعَزُّ نَفَرًا} (پہلے میں اثبات اوور دوسرے میں حذف)۔

**(2) یہ کہ اس پر ال ہو** اس صورت میں اسکا اپنے موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہو گا، اور یہ کہ اسکے ساتھ من جارہ نہ آئے جیسے : محمد الأفضل، وفاطمة الفضلى، والزيدان الأفضلان، والزيدون الأفضلون، والهندات الفضليات، أو الفُضَّلُ. اور رہاال کے ساتھ من جارہ کا آنا جیسا کہ اعشی کے شعر میں ہے۔لست باكثرمنهم حصى وانما العزة للكاثر

ترجمہ:میں تعداد کے اعتبار ان سے زیادہ نہیں اور عزت و مقام تو زیادہ والے کا ہوتا ہے، تو اسکا جواب دیا گیا ہے یہاں ال زائدہ ہے ، یا من جارہ متعلق ہے اکثر نکرہ محذوفہ سے جو اکثر مذکور کا بدل ہے

**(3) اسم تفضیل مضاف ہو۔** تو اگر اسکی اضافت نکرہ کی طرف ہو اس صورت میں اسکا مفرد و مذکر ہونا ضروری ہے جیسا کہ مجرد عن ال کی صورت میں۔نکرہ ہونے میں دونوں کے برابر ہونے کی وجہ سے اور مضاف الیہ کا موصوف کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے جیسے : الزيدان أفضل رجلين، والزيدون أفضل رجال وفاطمة أفضل امرأة اور رہا اللہ تعالیٰ کا قول {وَلاَ تَكُونُواْ أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ }تو یہاں موصوف محذوف ہے جسکی تقدیر اول فریق ہے۔(یہاں الزیدان الزیدون و فاطمہ موصوف ہیں افضل صفت ہے اور رجلین، و رجال و امرأة، مضاف الیہ ہیں)اور اگر اسکی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو اس صورت میں مضاف الیہ سے مطابقت و عدم مطابقت دونوں ہی جائز ہیں جیسے: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا } . وقولہ: {وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ على حياة پہلی آیت میں مطابقت ہے جبکہ دوسری میں عدم مطابقت،

## اور معنی کے اعتبار سے بھی اسم تفضیل کے تین حال ہیں۔

(1)اول کی تفصیل گذر چکی، کہ دو چیزیں کسی ایک صفت میں شریک ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھی ہوئی ہو۔

(2)دوسری حالت یہ ہے کہ ایک چیز اپنے اندر پائی جانے والی صفت میں بڑھی ہوئی جبکہ دوسری چیز کی صفت کے مقابلے میں جو اسکی اپنی ذات میں ہے جیسے: العسل أحلى من الخل ، ( شہد سرکہ سے زیادہ میٹھا ہے اسکی کھٹاس کے مقابلہ)والصيف أحر من الشتاء (موسم گرما زیادہ گرم ہے موسم ٹھنڈ سے اسکی ٹھنڈک کے مقابلے میں )

(3)یہ کہ اسم تفضیل سے مقصود کسی صفت کو اسکے محل میں ثابت کرنا فضیلت یا زیادتی پر نظر کئے بغیر، جیساکہ عربوں کا قول ہے " الولید الناقص والأشج أعدل بنی مروان ( بنوامیہ میں ناقص (ولید) اور اشج (عمر ابن عبد العزیزعادل ہیں) اور ان دونوں کے علاوہ کوئی عادل نہیں ہے اور اس صورت میں مطابقت ضروری ہے اس ضابطہ پر ابو نو اس کے قول کی توجیہ کی گئی ہے۔

شعر ہے۔اَنَّ صغری و کبری من فقاقھا حصباء د رعلی ارض من الذھب

ترجمہ:اسکے چھوٹے بڑے بلبلے گویا سونے کی زمین پر موتی کے ٹکڑے ہیں۔

یہاں صغری و کبری اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں یعنی صغیرہ و کبیرۃ کے معنی میں ہیں اور یہ اہل عروض کے قول کی طرح ہے جو کہتے ہیں فاصلۃ صغری و فاصلہ کبری ، اس توجیہ سے ابو تو اس کے شعر کی غلطی دور ہو جاتی ہے، البتہ اگر جان لیا جائے کہ انکی مراد اسم تفضیل ہی ہے تو کہا جائیگا کہ یہ انکی غلطی ہے کیونکہ اس صورت میں انکے لئے ضروری تھا کہ وہ یہاں مفرد مذکر کا صیغہ استعمال کرتے کیونکہ یہ نہ تو معرفہ ہے نہ مضاف الی المعرفہ ہے۔

## التعجب تنبیہان

**پہلی تنبیہ:** فعل تعجب بنانے کے لئے وہی شرائط ہیں جو اسم تفضیل بنانے کے ہیں۔

**سوال:۔** فعل تعجب کی تعریف بیان کریں؟

فعل تعجب کی تعریف:۔ وہ نفس کا (کسی امر نادر کو دیکھ کر یا سن کر) اس کے شعور و احساس کے وقت اس کے اثر و کیفیت کو قبول کرنا اس کے سبب و علت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے۔فعل تعجب (قیاسی) اوزان صرف دو ہیں : (1)**ما أفعله**، (2)**وأفعل به** پہلے کی مثال جیسے : ما أحسن الصدق ، سچائی کیا ہی عمدہ چیز ہے) افعل بہ، جیسے: احسن بہ، سچائی کیا ہی عمدہ چیز ہے) اور انہیں دونوں صیغوں پر کتب عربیہ میں ابواب قائم کیے جاتے ہیں

☆اگر چہ اسکے اوزان (غیر قیاسی) بھی بہت سے ہیں ، جن میں سے بعض یہ ہیں،

**قرآن کی مثال:** قرآن کریم کی اس آیت كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ } میں لفظ کیف بطور تعجب استعمال ہوا ہے ( اور تم اللہ تعالی کا انکار کیسے سکتے کہ تم سب مردہ تھے اس نے تمھیں زندہ کیا اور

**حدیث پاک کی مثال:** جیسے نبی ﷺ کا فرمان سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ حَيًّا وَلَا مَيْتًا ( سبحان اللہ امو من کبھی نجس نہیں ہوتا نہ زندہ نہ مردہ) میں لفظ سبحان اللہ کلمہ تعجب ہے

**عربوں کا کاقول:** اور جیسے عربوں کا قول،اللہ درہ فارسا ! . کیا شان ہے اللہ کی ؟ جسنے اس کو شاندار گھڑ سوار بنا دیا۔)کلمہ تعجب ہے، اور جیسے شاعر کا شعر یا جارنا ما أنت جارۃ(اے پڑوسن تو کیا ہی خوب پڑوسن ہے ) کلمہ ما، بطور تعجب استعمال ہوا ہے۔ترجمہ: اور احسن بزید کی اصل احسن زید ہے یعنی زید خوبصورت ہو گیا، پھر جب اسکے حسن سے تعجب کا ارادہ کیا گیا تو اس کو صیغہ امر میں تبدیل کر دیا گیا، اور فاعل میں بازائدہ کا اضافہ کیا گیا تا کہ جملہ خوبصورت ہو جائے

**دوسری تنبیہ:** اگر آپ کا ارادہ کسی ایسے فعل سے اسم تفضیل و فعل تعجب بنانے کا ہو جو شرائط پوری نہ کرتا ہو، تو اسکا صیغہ تعجب واسم تفضیل اس صیغہ سے بنائیں جو شرائط پوری کرتا ہو اور اسکے بعد شرط نہ پوری کرنے والے فعل کا مصدر بطور تمیز لائیں اگر صیغہ اسم تفضیل بناتا ہوں۔ اور اگر فعل تعجب بنانا ہو تو بطور مفعول مطلق لائیں، اسم تفضیل کی مثال جیسے : فلان أشد استخراجاً للفوائد، اور فعل تعجب کی مثال جیسے : ومَا أَشدَّ استخراجه وَأَشدِد بِاستخراجه.

# اسم زمان ومکان

**سوال:۔** اسم زماں ومکاں کی تعریف بیان کریں؟

وہ ایسے دو اسم ہیں جن کو فعل کا وقت یا جگہ بتانے کے لئے بنایا گیا ہے

**سوال:۔** ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی سے اسم ظرف (زماں ومکاں) بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

☆**ثلاثی مجرد میں** اگر ان کا مضارع مضموم العین یا مفتوح العین ہو یا معتل اللام ہو مطلقا (یعنی عین پر کوئی بھی حرکت ہو) یہ دونوں سے "مَفْعَل" کے وزن پر آتے ہیں جیسے مَنْصَر، مَذْهَب مَوْقَى. مَسْعَى، مَقامَ، مَخَاف، مَرْضَى

☆اور اگر اس کا مضارع مکسور العین ہو یا مثال غیر معتل اللام ہو مطلقا (یعنی عین پر کوئی بھی حرکت ہو) اسم ظرف کا دوسرا وزن "مَفعِل" بکسر العین ہے جیسے : مجلِس، ومَبِيع، مَنزِل، ومَوْعِد، ومَيسِر ومَوْجِل،

☆اگر مثال کا فاء کلمہ مضارع میں سلامت رہے تو اس کا وزن اول کے اعتبار سے ہو گا یعنی موجل ہو گا۔ جیسے : وَجِلَ يَوْجَل،

**اور غیر ثلاثی سے** اسم ظرف کا وزن اسکے مفعول کے وزن پر ہو گا جیسے : مُكرَم ومُستخرَج ومُستَعَان اس سے معلوم ہوا کہ غیر ثلاثی میں صیغہ ظرف زمان و مکان اور مصدر میمی (اور اسم مفعول) کا وزن ایک ہی ہے، اسی طرح بعض اوزان ثلاثی میں بھی، اور ان کے درمیان تمیز قرینہ سے ہوتی ہے، قرینہ نہ ہونے کی صورت میں وہ زمان و مکان و مصدر تینوں بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (جیسے : وما من دابة في الارض الاعلى الله رزقها ويعلم مستقرها و مستودعها اور معتاد، و مختار وغیرہ)

**سوال:۔** اسم جامد کا ظرف مکان کس وزن پر آتا ہے؟

اسم جامد کا ظرف مکان عموما مَفْعَلَةٌ، کے وزن پر آتا ہے اس چیز کو زیادہ بتلانے کے لئے جو وہاں ہے جیسے : مَأسَدَة، (وہ جگہ جہاں شیر زیادہ ہوں) وَمَسْبِعة، (بہت درندوں والی زمین) و مَبطَخَة، (بہت خربوزہ و تربوز پیدا ہونے کی جگہ) مَلحَمَة، (بہت گوشت والی جگہ، یا میدان جنگ مَسمَكَة (بہت مچھلیوں والی جگہ (والمحشر، (میدان) والمجزر، (قربان گاہ) والمظنة (تہمت کی جگہ) والمَشرِق، وَالمَغرِب ان میں سے بعض میں فتحہ کے ساتھ بھی سنا گیا ہے جیسے وہ کہتے ہیں مَسكَن، وَمَنسَك، وَمَفرَق، وَمَطلِع (بالی) اور المجمَع مفتوح العین کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ ان سب میں فتحہ کی اجازت ہے اگر چہ سنا نہ گیا ہو۔

ہمارے استاذ مرحوم شیخ حسین المرصفی نے اپنی کتاب الوسیلة الادبیة فی العلوم العربیة میں لکھا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ظرف مکان معین اور محدود نہ ہو ورنہ فتحہ جائز ہو گا (یعنی معین میں) جیسے: تمھارا قول اَسجُدُ مَسجَدَ زیدٍ تَعُد علیكَ بَرَکَتُهُ، (تم سجدہ کرو کرو زید کے سجدہ کرنے کی جگہ تم کو برکات حاصل ہونگی) تو چونکہ یہ جگہ معین و مقرر ہے اس لیے یہاں فتحہ جائز ہو گا، جبکہ علامہ سیبویہ کا کہنا ہے کہ موضع سجدہ (یعنی متعین میں فتحہ کے ساتھ ہی پڑھا جائے گا اس کے علاوہ جائز نہیں۔ اور اگر وہ جگہ غیر محدود ہو جیسے تعمیر شدہ مسجد د تو وہاں کرہ ضروری ہے۔(حاصل یہ ہے کہ شیخ حسین نے موضع معین میں فتحہ جائز بتایا جبکہ سیبویہ نے اسے واجب بتایا ہے، اور موضع غیر معین جیسے تعمیر شدہ مسجد تو اس میں کسرہ واجب ہے جیسے: مسجد و مسجد، منسك و منسك و مطلع و مطلع، مسكن و مسكن، متعین میں فتحہ ، وکسرہ دونوں جائز ہیں، جبکہ غیر متعین میں فقط کسرہ واجب ہے)

# اسم آلہ

**سوال:۔** اسم آلہ کی تعریف بیاں کریں؟

اسم آلہ ایسا اسم ہے جو مصدر ثلاثی سے بنایا جاتا ہے ہے جو اس چیز پر دلالت کرتا ہے جو فعل کے وجود کا واسطہ اور آلہ ہو۔اور اس کے تین اوزان ہیں مِفعَل مِفْعَلَةٌ، و مِفْعَالٌ تینوں میں میم کے کسرہ کے ساتھ، جیسے: مفتاح، (چابھی) و منشار، (آری) و مقراض، (قینچی) محراث، (کدال) و محلب، (دودھ کا کارخانہ) وَمِبْرَد، (کولر) و مشرط ، کھال چیرنے کا اوزار) و مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) ومِقرَعَةٌ، (چھڑی، کوڑا) مِنشفةٌ (تولیہ) ومِصفاةٌ، (چھلنی) اور کہا گیا ہے کہ اخیر والا وزن اپنے ماقبل کی فرع ہے۔

کیااس قاعدہ کے علاوہ ضابطے سے ہٹ کر بھی اسم آلہ بنائے جاتے ہیں؟

اور کچھ اسماء اس ضابطے سے ہٹ کر آتے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں جیسے : مُسْعُط ، (نسوار یا کی ڈبیا) (وَمُنْخُل (قلم لگانا) مُنصُل (تلوار) مُدَقٌّ ، (غلہ کوٹنے کی موسلی) وَمُدْهُن، (تیل ملنے کا آلہ) و مُكحُلَةٌ، (سرمہ سلائی) ومُحرُضَة، (اشنان رکھنے کا برتن).

**سوال:۔** کیا اسم جامد سے اسم آلہ بنایاجاسکتاہے؟

جی ہاں اسم جامد سے اسم آلہ کے مختلف اوزان آتے ہیں جن کا کوئی ضابطہ نہیں ہے جیسے: الفأس، (کلھاڑی) والقدوم، (بسلا جس سے لکڑی تراشی جاتی ہے)) والسكين (تھری) شوكة (کانٹا) وقلم، و رمح (نیزہ) درع، (زرہ) وسیف.

# التقسيم الثالث من حيث كونه مذكرا و مونثا

اسم کی تیسری تقسیم مؤنث مذکر ہونے کے اعتبار سے

اسم کی دو قسمیں ہیں (1) **مذکر** (۲) **مؤنث**

**مذکر** (وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے) جیسے : رجل، وکتاب، کرسی

**مؤنث** (وہ اسم ہے جس م1یں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے)

مونث کی پھر دو قسمیں ہیں (1)**حقیقی** (2)**مجازی**

(1)**مؤنث حقیقی** وہ اسم جو شرمگاہ والی ذات پر دلالت کرے۔ جیسے: فاطمة، ھند، کبری بشری، زینب

(2)**مؤنث مجازی** وہ اسم ہے جو مؤنث حقیقی کی طرح نہ ہو جیسے: أذن (کان) نار (آگ) شمس ( سورج) دار (گھر) ورقة (سادہ کاغذ) صحیفة (لکھا ہوا کاغذ) سفینة، (کشتی) عین (آنکھ) کف، (ہتھیلی)

**سوال:۔** مونث مجازی کی پہچان کیسے ہو گی؟

مونث مجازی کا علم یا تو ضمیر مونث سے ہو گا یا اسکے اسم اشارہ سے ہوگا، یا فعل میں تائے تانیث کے لاحق ہونے سے ہو گا جیسے: ھذہ الشمس رأیتھا طلعت، اس سورج کو میں نے اگتے دیکھا ہے۔(اس میں ھذہ اسم اشارہ اور رأیتھا میں ھا" ضمیر اور طلعت میں تائے تانیث سے معلوم ہوا کہ الشمس مؤنث ہے) یا اس کی تصغیر میں تائے مدورہ کے ظاہر ہونے سے جیسے : اذن کی تصغیر اذینة، یا اسم عدد میں اسکے حذف ہونے سے جیسے : ثلاث آبار (ثلاث سے تاء کا حذف آبار کے مؤنث ہونے کی علامت ہے کہ تین سے دس تک مخالف عدد آتا ہے

علامت تانیث پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی تین قسمیں ہیں (1) لفظی (۲) معنوی (3)لفظی + معنوی

(1)**مؤنث لفظی** وہ اسم ہے جو مذکر کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اسمیں علامت تانیث پائی جاتی ہو جیسے طلحة، زکریا، حمزة، اسامة، عتبة

(2) **مؤنث معنوی** وہ مؤنث ہے جو کسی مؤنث کا نام ہو اور اسمیں کوئی تانیث کی علامت نہ پائی جائے جیسے مریم، ھند، زینب کلثوم

(3) **مؤنث لفظی و معنوی**، وہ مؤنث ہے جو کسی مؤنث کا نام ہو اور اسمیں کوئی تانیث کی علامت بھی پائی جائے جیسے : فاطمة، وسلمی، بشری، وعاشوراء، غرفة، صغریٰ یہ مونث کے نام ہیں۔

مذکر کیلئے علامت کی ضرورت کیوں نہیں ہے؟

مذکر کے اصل ہونے کیوجہ سے اسمیں کسی علامت کی ضرورت نہیں بر خلاف مؤنث کے

تانیث کی کتنی علامتیں ہیں؟ اس کی دو علامتیں ہیں

(1)**پہلی**: علامت تاء ہے (اور دوسری علامت الف ہے) اور تاء کبھی فعل میں ساکن ہوتی ہے جیسے: قامت ھند، اور کبھی متحرک بھی ہوتی ہے جیسے بھی تقوم، اور اسم میں تائے متحرکہ، جیسے : صائمة (روزہ دار) ظریفة (ہو شیار)

(2)**دوسری** علامت الف ہے، اور اسکی دو قسمیں ہیں

(1) **مفردہ**: اور اسکو اسم مقصور کہتے ہیں جیسے :حُبلی (حاملہ) و بشری (خوشخبری) لبنیٰ، عظمی

(2) **غیر مفردہ**: اور یہ وہ الف تانیث ہے جس سے پہلے بھی الف ہو پھر اسے ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے (تاکہ دو الف ایک ساتھ نہ ہوں) جیسے: حمراء ( سرخ و سفید) وعذراء (بے بیاہی لڑکی) شیاء، صحراء

**سوال:۔** علامت تانیث تاء کی وضع اصل میں کس لئے ہے؟

اور تاء کی اصل وضع اسم کے مذکر و مؤنث میں فرق کرنے کے لئے ہے اسی طرح وہ اوصاف مشتقہ جو مذکرو مؤنث کے درمیان مشترک ہوں ان میں فرق کرنے کے لئے ہے چنانچہ اوصاف مختصہ بالنساء پر تاء داخل نہیں ہوتی جیسے: حائض وحائل (بانجھ وفارك، (شوہر نہ چاہنے والی) ومرضع (دودھ پلانے والی) وعانس ( دوشیزہ) رہا تاء کا دخول ایسے اسم جامد پر جو مذکر و مؤنث کے درمیان مشترک ہو تو وہ سماعی ہے جیسے :رجل ورجلة، انسان وإنسانة، فتی وفتاة.

☆ پانچ اوصاف جن میں مذکر مونث کے درمیا مشترک ہونے کے باوجود پر مونث کے لیے تاء داخل نہیں آتی۔ان میں سے پہلا:

(1)**فعُول** بمعنی فاعل ہے، جیسے: رجل صبور، امرأة صبور ، رجل شكور (شکر گذار مرد) و امرأة شكور، (شکر گزار عورت) رجل اكول (زیادہ کھانے والا مرد) و امرأة اكول (زیادہ کھانے والی عورت) (اسی طرح غفور بمعنی غافر، حقود بمعنی حاقد) اور اس سے : {وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا } ہے کہ اسکی اصل بغويا بروزن فعول بمعنی فاعل ہے واو اور یاء ایک ساتھ جمع ہوئے ان میں پہلا ساکن ہے تو واو کو یا سے بدل دیا اور یا کا یامیں ادغام کر دیا اور یا کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا" اور یہ جو کہا گیا ہے کہ بغيا اگر فعول کے وزن پر ہوتا تو " بغوا" بر وزن "نهوا ہوتا تو یہ قابل رد ہے اسلئے کہ نھوا ان کے قول رجل نهوعن المنكر سے ماخوذ ہے اور شاذ ہے (برائی سے روکنے والا اسلئے کہ یہ ناقص ہے اور اس کی تعلیل کے بعد آخر میں یا ہو گی نا کہ داؤ اسی لئے نھو شاذ ہے) اور رہا انکا قول امرأة ملولة، تو اسمیں تاء مبالغہ کے لئے ہے اسلئے کہ "رجل ملولة " بھی کہا جاتا ہے اور رہی بات "أمرأة عدوة" کی تو یہ شاذ ہے اور بعض ماہرین نے اسے "رجل صديق وامرأة صديقة " پر محمول کر کے جائز قرار دیا ہے۔

☆اور اگر فعول بمعنی مفعول ہو تو اسمیں تاء لاحق ہو گی جیسے : جَمَل ركوب وناقة ركوبة. ( بعض نے ترک تاء کی بھی اجازت دی ہے جیسے : دابة ركوبة وركوب بقرة حلوبة وحلوب بقرة اكولة واكول بمعنی مركوب ومأكول ومحلوب(

(2)**فَعِيلُ** بمعنی مفعول ہے اگر وہ اپنے موصوف کے تابع ہو جیسے : رجل جريح وامرأة جريح، رجل أسير وامرأة أسير، رجل سجين وامرأة سجين، اور اگر فعیل بمعنی فاعل، ہو، یا وہ موصوف کے تابع نہ ہو تو اس میں تا ولاحق ہو گی جیسے: امرأة رحيبة، أمرأن ظريفة، وأمرأة قديرة ورأيت قتيلة.

(3) **مِفعَالُ** ہے جیسے : مهذار، مكسال، معلام (فتاة مهذار ، بہت لغو بات کرنے والی) ، أمرأة مكسال ، بہت کاہل عورت) (امراة معلام، بہت علم والی) اور ميقانة ( بہت یقین کرنے والی عورت) شاذ ہے۔

(4)**مِفعِيلُ** ہے جیسے : امرأة معطير ( بہت خوشبو والی) امرأة منطيق، ( بہت بات کرنے والی) امرأة مكثير ، ( بہت دولت والی) اور مسكينة. شاذ ہے۔

(5) **مِفعَلُ** ہے جیسے : مغشم . (وہ ہمتی مرد جو اپنی منزل حاصل کئے بغیر باز نہ آئے) مقول (اچھی بات کرنے والا )

ترجمہ: اور کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے مفرد کو اسکی جنس سے ممتاز کرنے کے لئے جیسے : لبن (اینٹیں) ولبنة، (ایک اینٹ) تمر (کھجوریں) وتمرة، (ایک کھجور )نمل ( چیونٹیاں) ونملة، (ایک چیونٹی ( یہاں تار تانیث کے لئے نہیں کیونکہ آیت میں نملة کے مؤنث ہونے کی کوئی علامت نہیں۔اور جیسے: نخل ونخلة شجروشجرة، بقر وبقرة، جروجرة، سفين وسفينة )

# وللمقصورة أوزان منها

الف مقصورہ کے کئی اوزان ہیں

**فُعَلٰی:** جیسے : اُرَبیٰ: (مصیبت) اور اُدَمٰی: ( جگہ کا نام ) شُعَبیٰ، (جگہ کا نام )

جزیر کہتا ہے:۔ اَعَبداً حَلَّ فِی شُعبیٰ غَرِیباً۔۔۔۔۔اَلُوماً لا اباً لَکَ واغترابا

ترجمہ:اے ذلیل جو مقام شعبی میں الگ تھلگ پڑا ہو ہے تو مجهول النسب ہے۔۔کیا تو کمینہ پن اور غرابت کو جمع کر رہا ہے

**فُعْلٰی**:جیسے :بُھمٰی (ایک پودہ کا نام ہے) اور حُبلیٰ، (حاملہ ، صفت ) اور بُشریٰ مصدر ہے

**فَعَلٰی:** ، جیسے: بَرَدیٰ (ایک نہر کا نام ہے) حسان شاعر کہتا ہے یَسقُون مَن وَرَدَ البریصَ عَلَیھِم بردی یُصَفِّقُ بالرَّحِیقِ السَلسَلِ

جو لوگ ان کے پاس مقام بریص میں آتے ہیں تو یہ ان کو بردی شہر کا پانی اور عمدہ شراب کا مرکب پلاتے ہیں۔حَیَدیٰ : ( تیز رفتار گدھا) اور و بَشَکیٰ، ( تیز رفتار اونٹنی)

**فَعْلٰی:** جیسے: مَرضٰی (مریض کی جمع) اور جیسے نَجوٰی (سر گوشی)اور سَبطٰی ( شکم سیر)

**فُعَالٰی:** جیسے: حُبَاریٰ ( دو پرندوں کے نام)، وسُکاریٰ (سکر ان کی جمع ہے۔مدہوش عورت)، وعُلَادیٰ : (موٹا اونٹ)

**فُعَّلٰی:** جیسے: سُمَّھَی (غلط ، اور جھوٹ بات)

**فِعْلٰی :**:حجلی، جمع حجلة (ایک پرندہ کا نام ہے)، ، اور ظربی، جمع ظربان،: (بلی کے برابر ٹیالے رنگ کے بدبودار جانور کانا)

**فِعِّیلٰی:** جیسے: هِجِّیزیٰ : فضول گو) و حِثِّیثٰی (اکساتا، ترغیب دینا)

**فِعَلّٰی:** سِبَطریٰ(اکڑ کر چلنا)

**فُعُلّٰی:** جیسے: حُذُرّیٰ ( پرہیز کرنا) وکُفُرّیٰ: (ایک برتن جس میں کھجور کارس رکھا جاتا ہے)

**وفُعَّیلٰی:** جیسے :لُغَّیزی(جنگلی چوہے کا بل) و خُلَّیطی (ملنسار)

**فُعَّالٰی:** جیسے : خُبَّازٰی و شُکَّارٰی ( دو پودوں کے نام) وحُضَّارٰی (ایک پرندہ کا نام)

# وللممدودة أوزان منها

( الف ممدودہ کے کئی اوزان ہیں)

**فَعلاءُ:** جیسا کہ صحراء (جنگل) اسم ہے اور جیسے : رغباء (چاہت) مصدر ہے، اور جیسے طرفاء ( جھاؤ کا درخت) معنی جمع ہے اور جیسے:حمراء ( سرخ و سفید عورت ) صیغہ افعل کے مؤنث کی صفت ہے اور جیسے: مطلاء صیغہ افعل کے مؤنث کے علاوہ کی صفت ہے جیسے: دیمة هطلاء ( مسلسل بارش والا بادل)

**اَفعِلاء:** کلمہ عین پر تینوں حرکات جائز ہیں جیسے :اربعاء مشہور دن (بدھ) اور جیسے : عقرباء، (جگہ کا نام) انبیاء، واصدقاء

**فُعُللاءُ** بضمتین بینھما ساکن ہے :قرفصاء (بیٹھنے کی مخصوص شکل۔اکڑوں بیٹھنا

**فَاعُولَاء:** جیسے:تاسوعاء وعاشوراء محرم کی نویں دسویں تاریخ)

**فاعلاء:** بکسر العین جیسے: قاصعاء ونافقاء ( جنگلی چوہے کے بلوں کے دو دروازوں کے نام ہیں

**فِعلِیاَء:** جیسے :کبریاء (بڑائی) سیمیاء ، (علامت) جربیاء ، باد شمالی)

**فُعَلَاء:** کلمہ فاء پر تینوں حرکات جائز ہیں جیسے:جنفاء (ایک جگہ کا نام) قرماء ، (جگہ کا نام) وستراء، (دھاری دار ریشمی کپڑا) خیلاء، عنباء، ونفساء ( نفاس والی عورت) ،وعشراء، فقهاء، علماء، نبلاء، شهداء

**فُنعُلَاء:** ، جیسے:خُنفساء : ایک مشہور جانور کا نام

**فَعِیلَاء** ، جیسے: قریشاء تین نقطہ والی شاہ، کھجور کی ایک قسم

**مفعولاء:** جیسے: مشیوخاء: شیخ کی جمع،

گذشتہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ یہاں کئی اوزان ہیں جو مقصور و ممدود کے درمیان مشترک ہیں جیسے : فعلی کے وزن پر سکری و صحراء ، اور جیسے:فعلی کے وزن پر : أُربی ( مصیبت زدہ) وحنفاء ( دین حنیف قبول کرنے والے) وفعلی، جیسے: جَمَزَی ( تیز رفتار) و جنفاء (جگہ کا نام) اور أَفْعَلی جیسے : اجعلی، (کھانے کی عمومی دعوت). وأربعاء ( چھارشنبہ)

# التقسیم الرابع من حیث کونه منقوصا مقصورا ممدودا صحیحا

اسم کی چار قسمیں ہیں (1) **منقوص**، (۲) **مقصور** (۳) **ممدود** (۳) **صحیح**

**اسم منقوص** وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں میں پائے لازمہ ہو اور اور اس کا ما قبل مکسور ہو جیسے داعی، بلانے والا ) منادی، آواز دینے والا )تواسم بولنے سے فعل نکل گیا جیسے رضی، اور اور معرب بولنے سے بنی نکل گیا جیسے الذی التی اور بالذی اخرہ یاء۔ بولنے سے اسم مقصور نکل گیا اور بلازمہ کہنے سے اسماء الخمسۃ فی حالۃ الجر نکل گئے اور و بمکسور ما قبلھا۔ کہنے سے ظبی، و رمی، خارج ہو گئے کیونکہ یہ ملحق با صحیح ہیں اس کی یاء کا ما قبل ساکن ہونے کی وجہ سے۔

**اسم مقصور:** وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف لازمہ ہو جیسے: ھدٰی و مصطفٰی، ھوٰی، غنٰی، مولٰی، تو اسم بولنے سے فعل اور حرف نکل گیا جیسے دعا والی، اور معرب بولنے سے منی نکل گیا جیسے : انا، وھذا، اور، بما آخرہ الف کہنے سے اسم منقوص نکل گیا، اور بلازمۃ۔ کہنے سے اسماء الخمسۃ حالت نصبی نکل گیا اور شنیہ حالت رفعی نکل گیا۔

**اسم ممدود:** وہ اسم ہے جس کے آخر میں ھمزہ ہو اور اس سے متصل الف زائدہ ہو جیسے : صحراء وحمراء۔اور صحیح : وہ اسم ہے جو ان کے علاوہ ہو جیسے : رجل، و کتاب

اسم مقصورہ و ممدودہ میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں (1) **قیاسی** (۲) **سماعی**۔

قیاسی اوازان اہل صرف کا مبحث ہے جبکہ سماعی اہل لغت کا موضوع سخن ہے جو الفاظ عرب کو بیان کرتے ہیں اور پھر اس کے معانی کا تعین کرتے ہیں۔ چنانچہ

**اسم مقصور قیاسی:** اسم مقصور قیاسی وہ اسم معتل اللام ہے جس کی کوئی نظیر و مثال صحیح اللام میں موجود ہو اور اس کا ما قبل آخر لازمی طور پر مفتوح ہو، اور اس کی مثال وہ فعل معتل اسلام کا مصدر ہے جو فعل بفتح فکسر کے وزن ہو جیسے: جوٰی ،ھوٰی، علٰی، اور ان کی نظیر فرح أشر، طرب ہے، کہ ان تینوں کالام کلمہ صحیح ہے اور (اس کی مثال ) فعلۃ کی جمع فِعل بکسر فتح ہے جیسے : فیریۃ وفری، ومریۃ ومری حلیۃ وحلی، و رشوۃ و رشا

فُعْلۃ، بضم فسکون کی جمع فُعَل بضم ففتح ہے جیسے : مدیۃ ومدی، وزُبیۃ وربی دمیۃ و دمی ، و قدوۃ وقدی رقیۃ ورقی، وقوۃ وقوی، اور صحیح سے اس کی نظیر ، غرفۃ وغرف ہے) اور ان دونوں کی نظیر ، قرب بالکسر ، و قرب بالضم ، ہے جو کہ قربۃ بالکسر وقربۃ بالضم کی جمع ہے اسی طرح ثلاثی مزید فیہ کا اسم مفعول جو معتل اسلام ہو جیسے : مُعْطی و مُسْتَدفی و مصطفی و منتقی، چنانچہ ان کی نظیر مکرم و مستخرج و مختبر ہے۔ اسی طرح (اسکی مثال ) صیغہ اسم تفضیل افعل ہے جو معمل اللام ہوئے: الأقصی، اسلمی، اعلی، ادنی، یا غیر اسم تفضیل افعل معتل السلام جیسے: الأعمی، اعشی، اقلی، اور صحیح میں ان کی مثال أبعد وأعمش ہے.

اسی طرح (اسکی مثال ہر وہ معتل اللام ہے جو افعل کے مؤنث فعلی کی جمع ہو جیسے : دنیا ودنا ، قصوۃ وقصی، علیا وعلا، ہے، اسی طرح وہ اسمائے اجناس جو تاء سے خالی ہونے نے کی صورت میں جمع کے معنی دیتے ہوں اور تار کے ساتھ مفرد کے معنی دیتے

ہوں اور فَعَل کے وزن پر آئیں، جیسے : حَصَاۃ وحصی، اس کی مثال مدَرَۃ ومدر، طرح وہ اسم ہے جو مفعل کے وزن آئے اور مصدر میمی یا ظرف کے معنی میں ہو جیسے: ماھی و مسعی مرمی و مغزی ـــ ونظیرہ مَنْ ھَبُ و مَسرح مدخل مضرب ملعب.

ترجمہ : اسم محدود قیاسی ہر وہ اسم معتل اللام ہے جس کی نظیر صحیح الآخر سے موجود ہو اور اسکے ماقبل آخر ایک الف زائدہ کا التزام ہو اور اس کی مثال ہر وہ مصدر ہے جس کے شروع میں ہمزہ وصل ہو جیسے : از عوی از عواء، وابتغی ابتغاء و استقصی استقصاء، انطوی و انطواء ، اقتدی و اقتداء استدعی و استدعاء اور اسکی نظیر صحیح ہے احمر احمرارا، واقتدر اقتدارا، واستخرج استخراجاً. انطلق وانطلاقاً، اکتسب واکتسابا ہے

(اسی طرح اس کی مثال ہر اس فعل معتل اسلام کا مصدر ہے جو افعل کے وزن پر ہو جیسے اعطی إعطاء. وأملی إملاء ، امضی و امضاء اور اسکی نظیر صحیح میں اکرم إکراماً، وأحسن إحسانا ہے

اسی طرح ہر وہ کلمہ ہو سکتا ہے جس کا مفرد الفعلۃ کے وزن پر ہو جیسے : کیساء وأنسیة، ورداء وأردیة قبا واقبیه، اور اسکی نظیرصیح میں حمار وأخیرة، وسلاح وأسلحة ہے۔

اور اسم مقصور اور ممدود کے سماعی اوزان وہ ہیں جن کی نظیریں صحیح میں موجود نہ ہوں اسم مقصور سمائی جیسے : الفاق: جمع ثیان، (جوان) والحجاء (عقل) ،والسنا: (روشنی)، والقری : (مٹی(

☆اسی طرح اسم محدود قیاسی ہر اس فعل کا مصدر ہے جو آواز یا بیماری کے معنی دیتا ہو جیسے الدعاء (اونٹ کی آواز ) والشفاء: ( بکری کی آواز) (البغام (ہرن کی آواز) العواء، کتے کی آواز) اور اس کی نظیر صحیح میں الصراخ (مور کی آواز) اور النباح ہے ( کتے کے بھونکنے کی آواز) اور جیسے : المشاء (اسھال بطن ہونا)، والھیام، (عشق میں پاگل ہونا) اور اس کی نظیر صحیح میں الزکام ، الدوار ہے، ( بہت گھومنے والا(

## اسم مقصوراور محدود کے سماعی اوزان

اسم مقصور سماعی اوزان وہ ہیں جن کی نظیریں صحیح میں موجود نہ ہوں اسم مقصور سامی جیسے : الفتی: جمع الِفتیان، (جوان) والحجا: (عقل) ، والسَّفا: (روشنی)، والثری : (مٹی) اور اسم ممدود سماعی اوزان جیسے:الثراء(کثرت مال) والحذاء (جوتا) والفُتَّاء بالضم:(نئے دانت والا)،اہل فن نے اسم ممدود کو مقصور بنانے کی اجازت دی ہے ضرور تا جیسا کہ شاعر کے شعر میں ہے ،لابد من صنعاوإن طال السھرہ ( صنعاء شہر پہنچنا ضروری ہے اگر چہ سفر لمبا ہے) (اس میں صنعاء اسم محدود کو اسم مقصور صنعا کہا ہے۔

اور اسم مقصور کو ممدود بنانے میں علماء کا اختلاف ہے ہے چنانچہ بصریین کہتے ہیں کہ نا جائز ہے اور کو فین کہتے ہیں کہ جائز ہے۔

# التقسيم الخامس للاسم
## من حيث كونه مفردا، أو مثنى، أو مجموعاً

فعل کی پانچویں تقسیم اسکے مفرد، تثنیہ، جمع ہونے کے اعتبار ہے

اسم کی تین قسمیں ہیں (1) **مفرد** (۲) **تثنیہ** (۳) **جمع**

مفرد کی تعریف بیان کریں؟

**مفرد:** وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رجل وامرأۃ وقلم وکتاب یا مفرد وہ اسم ہے جو تثنیہ اور جمع نہ ہو نہ ان دونوں سے ملحق ہو نہ وہ ان اسمائے خمسہ میں سے ہو جن کو نحو میں بیان کیا جاتا ہے۔

تثنیہ کی تعریف بیان کریں؟

**تثنیہ:** وہ اسم ہے جو مطلق دو پر دلالت کرے الف ونون کے اضافے کے ساتھ یا یا دونون کے اضافے کے ساتھ جیسے: رجلان وامرأتان وکتابان وقلمان و رجلین وامرأتین وکتابین وقلمین، چنانچہ کلا، وکلتا واثنان و اثنتان وزوج وشفع، تثنیہ نہیں ہیں اس لیے کہ تثنیہ پر ان کی دلالت الف ونون، یا یا دونون کے اضافہ کے ساتھ نہیں ہے۔

### تثنیہ بنانے کے شرائط

**(1)** (تثنیہ بنانے کی پہلی شرط یہ کہ ) وہ اسم مفرد ہو ( تثنیہ و جمع نہ ہو) چنانچہ کسی جمع، یا تثنیہ کی، تثنیہ نہیں بنائی جاسکتی۔ جیسے: رجلانان وزیدونان نہیں کہا جائیگا۔

**(2)** وہ اسم معرب جو مبنی نہ ہو چنانچہ اللذان وھذان، تثنیہ نہیں ہیں اسی طرح ان کے مؤنث اللتان وھاتان تثنیہ نہیں ہیں بلکہ یہ صور تا مؤنث ہیں، اسی طرح اسمائے شرط، اسمائے افعال، اسمائے استفہام بھی مبنی ہیں تو ان کا تثنیہ بھی نہیں بن سکتا ہے

**(3)** اور دو اسم، لفظ و معنی اور وزن میں متحد ہوں چنانچہ العمران، بضم ففتح کو تثنیہ نہیں کہ سکتے ابو بکر و عمرہ کے لئے، کیونکہ اسمیں لفظا اتحاد نہیں ہے اور نہ ہی العمران بفتح فسکون کو تثنیہ کہ سکتے ہیں عمر دو عمر کے لئے، کہ وزن میں اتحاد نہیں ہے، اور نہ ہی عینان کو تثنیہ کہ سکتے ہیں، کہ معنی میں اتحاد نہیں ہے، کہ عین کے معنی آنکھ ، اور چشمہ کے ہیں۔(جو کہ الگ الگ معنی ہیں)

**(4)** اور دو اسم نکرہ ہو، چنانچہ کسی علم کو علم باقی رکھتے ہوئے تثنیہ نہیں بنا سکتے۔(جن کا تثنیہ بنا ہوتا ہے اسے نکرہ سمجھ کر تثنیہ بناتے ہیں جیسے : محمد محمدان، زید زیدنان، وغیرہ

**(5)** وہ اسم ایک دوسرے کے مماثل ہوں، چنانچہ شمس وقمر کو تثنیہ نہیں کہ سکتے، آپس میں مماثلت نہ ہونے کی وجہ سے اور عربوں کا شمس وقمر کو قمران کہنا ذکر کو غلبہ دیکر ہے۔

**(6)** اور یہ کہ وہ اسم اپنے تثنیہ سے مستغنی نہ ہو اسکے غیر سے تثنیہ آنے کی وجہ سے۔ چنانچہ سواء کا تثنیہ نہیں آئیگا سیء" سے تثنیہ آنے کی وجہ سے (وہ دونوں برابر ہیں ) ( بعض کا تثنیہ نہیں آئیگا جزء سے جزآن تثنیہ آنے کی وجہ سے

جمع کی تین اقسام ہیں **(1)** مذکر سالم **(2)** مونث سالم **(3)** جمع تکسیر

**جمع مذکر سالم:** وہ لفظ جو دلالت کرے دو سے زائد پر اخر پہ واؤ نون یا یا نون لگانے سے جیسا کہ زیدون، صالحون زیدین صالحین اور جس مفرد کی یہ جمع بنائی جاتی ہے وہ یا تو اسم جامد ہو گا یا اسم مشتق اور ہر ایک کے شرائط ہیں۔

اسم جامد اور مشتق سے جمع سالم بنانے کی کیا شرائط ہیں

**اسم جامد سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط:** اسم جامد کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ مذکر عاقل کا علم ہو اور تاء، و ترکیب سے خالی ہو، چنانچہ رجل کی جمع رجلون نہیں بنائی جاسکتی کہ یہ علم نہیں ہے اور زینب کی جمع زینبون نہیں بنائی جا سکتی کہ مذکر نہیں ہے اور لاحق (گھوڑے کا نام ہے) کی جمع لاحقون نہیں بنائی جا سکتی کہ عقل نہیں ہے۔اور طلحہ کی جمع طلحتون نہیں بنائی جاسکتی، کہ تاہ لگی ہے، اور سیبویہ کی جرح سیبویہون نہیں بنائی جا سکتی کہ مرکب ہے۔

**اسم مشتق سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط:**

اسم مشتق سے جمع بنانے کی شرط یہ ہے کہ وہ مذکر عاقل کی صفت ہو، اور تاء سے خالی ہو، اور اس افعل کے وزن پر نہ ہو جس کا مونث فعلاء کے وزن پر آتا ہے اور نہ اس فعلان کے وزن پر ہو جس کا مونث فعلی کے وزن پر آتا ہے

اور نہ ان اسماء میں سے ہو جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہوں، چنانچہ موضع سے موضعون نہیں کہا جایئگا مذکر نہ ہونے کی وجہ سے ، اور نہ فارہ (فرس کی صفت ہے) سے فارھون کہا جایئگا عقل نہ ہونے کی وجہ سے، اور نہ علامۃ سے علامتون کہا جایئگا تاء ہونے کی وجہ سے، اور نہ احمد سے احمدون، کہا جایئگا اس افعل کے وزن پر ہونے کی وجہ سے جس کا مؤنث فعلاء کے وزن پر آتا ہے اور حکیم الاامور بن عیاش الکلبي : کا یہ قول شاذ ہے۔ع۔کہ (بنو تمیم کی عورتیں سیاہ و سرخ شوہر نہ پاسکیں (یعنی بن بیاہی رہ گئیں) (اس میں شاہد اسودین و احمرین ہیں(اور نہ عطشان سے عطشانون ، کہا جایئگا اس فعلان کے وزن پر آنے کی وجہ سے جسکا مؤنث فعلی آتا ہے ، اور نہ عدل و صبور و جریح میں عدلون و صبرون و جریحون، کہا جایئگا، انکے مذکر و مؤنث میں برابر ہونے کی وجہ سے۔

**جمع مؤنث سالم** : وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اپنے مفرد پر الف و تاء بڑھا کر جیسے : فاطمات وزینبات، اور مؤنث کے صحیح اللام کے لئے یہی جمع آتی ہے جیسے : زینب و ھند و مریم کی جمع اور یہی جمع ہر اسم کے لئے ہے جسکے آخر میں تاء لگی ہو مطلقا (یعنی کلمہ مونث ہو یا مذکر) جیسے: فاطمة و طلحة، اور اس سے مستثنی ہیں امرأة، وشاة وامة وقلة (ایک کھیل کا نام) (کہ ان سب کی جمع اس وزن پر نہیں آتی بلکہ امرئۃ کی جمع نساء ، اور شاہ کی جمع شیاہ، اور امۃ کی جمع أماء، اور امہ کی جمع امم، اور شفة کی جمع شفاہ، ملة کی جمع ملل، آتی ہے۔اسکے اپنے لفظ سے جمع نہ آنے کی وجہ سے۔اسی طرح یہ جمع ان اسماء کے لئے بھی آتی ہے جن میں الف تانیث لگا ہو مطلقاً مقصورہ ہو یا محدودہ جیسے: سلمی وحبلی وصحراء وحسناء ، اور اس سے وہ اسماء مستثنی ہیں جو اس فعلاء کے وزن پر آتے ہیں جو افعل کا مؤنث ہے، اور اسی طرح وہ مؤنث سالم نہیں آئے گی جیسے ان کے مذکر کی جمع جمع مذکر سالم نہیں آتی۔اسماء مستثنی ہیں جو اس فعلی کے وزن پر آتے ہیں جو فعلان کا مؤنث ہے چنانچہ ان کی جمع جمع

سالم کے وزن پر آئیگی جیسے : جُبَیل و دُرَیھم ، کی جمع، اور غیر عاقل کی صفت اسی طرح مذکر غیر عاقل کی جمع جمع مؤنث کی جمع بھی اس وزن پر آئیگی جیسے : شامخ پہاڑ کی صفت شامخات اور معدود کی جمع جو کہ یوم کی صفت ہے جیسے : ایام معدودات اسی طرح یہ جمع اس اسم خماسی کے لئے بھی آئیگی جسکی جمع تکسیر نہ سنی گئی ہو جیسے : سرادق وحمام، واصطبل، اور ان کے علاوہ اسماء کی جمع سماع پر موقوف ہو گی جیسے : سموات وسجلات و أمھات.

**تثنیہ بنانے کا طریقہ :** جس اسم کا تم تثنیہ بنانا چاہتے ہو اس کے چند حالات ہیں۔

**صحیح الاخر ہو یا صحیح الاخر کے قائم مقام :** اگر وہ صحیح الاخر ہو یا صحیح الاخر کے قائم مقام ہو جیسے: رجل وامرأة، وظبی ودلو ، ( تو اس کا تثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس میں الف اور نون بڑھا دو، یا یا دونون بڑھا دو اس کے علاوہ کچھ نہ کرو جیسا کہ رجلان وامرأتان و دلوان وظنیا

**اسم منقوص سے تثنیہ:** اگر تثنیہ بنایا جانے والا اسم اسم منقوص محذوف الیاء ہو جیسے قاضی و داع وساع و باد وناج، محذوف یاء کو تثنیہ میں واپس لے آؤ اور کہو قاضیان و داعیان و ساعیان و بادیان و متناجیان

**اسم مقصور سے تثنیہ:** جب وہ اسم اسم مقصور ہو اور اس کا الف تین حروف سے تجاوز کر گیا ہو یعنی چوتھی اور پانچویں جگہ پر ہو تو اس الف کو یاء سے بدل دیا جائے گا جیسے : حبلی و مستدعی، حسنی، نعمی، سلمی، مصطفی، مستشفی جیسا کہ حبلیان و مستدعیان حسنیان تعمیان، سلمیان مصطفیان، مستشفیان،

قھقران خوزلان شاذ ہیں کیونکہ اس کے تثنیہ میں یاء حذف ہے۔اور اگر الف تیسری جگہ ہو تو بھی یاء سے بدل دیا جائے گا شرط ہے کہ الف یاء سے بدلا ہوا ہو جیسے : فنی و رمی میں فتیان و رحیان ، او رھدی، وندی میں ھدیان، ندیان) تاکہ اجتماع ساکنین نہ ہو ، کہ الف کو باقی رکھنے کی صورت میں دو الف ایک ساتھ جمع ہو جائینگے) اور کلمہ فتاان ہو جائیگا۔ اور اس لیے بھی کہ کہیں واحد اور تثنیہ کا التباس نا ہو جائے اس کے یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے کی حالت میں اگر الف حذف کر دیا جائے۔

اسم مقصور کا الف کلمہ میں یا تو تیسری جگہ ہو گا یا چوتھی جگہ ، اگر الف تیسری جگہ پر ہو تو اس کو اسکی اصل سے بدل دیا جائیگا یعنی اگر اسکی اصل یاء ہے تو یاد سے بدل دیا جائیگا جیسے: ، فتی درسی میں فلیان ورحیان ، اور ھدی، وندی میں مدیان، وندیان، اور اگر الف کلمہ میں چوتھی جگہ پر ہو تو یاء سے بدلا جائیگا جیسے: حُبلی و مستدعی حسنی، نعم سلمی مصطفی مستشفی کے ثنیہ میں حبلیان و مستدعیان حسنیان نعمیان اور الف مقصورہ کو واؤ سے بدل کر تثنیہ بنایا جائے گا اگر الف واؤ سے بدلا ہوا ہو جیسے: عصی (لاٹھی)وفقی، (گدی) علا (بلندی) دمھا، ( عہد و پیان) میں تم کہو عضوان وقفوان و علوان و مھاوان اور رضا سے سے رضیان بالیاء ، شاذ ہے کیونکہ یہ وادی ہے۔اور اس وقت بھی الف کو داؤ سے بدلا جائے گا جب الف واؤ۔بدلا ہوا نہ ہو اور اس میں امالہ بھی نہ ہو جیسے : کدی و اذا، جب یہ دونوں کسی کا نام ہو جائیں تو تم کہو ل دَوَانِ وَاِذَوَان

**اور جب اسم اسم ممدود ہو** اور اس کا ہمزہ اصلی ہو تو اس کو باقی رکھنا ضروری ہے جیسے قراءان ووضاءان بداءان قراء و وضاء ، وبداء کے تثنیہ میں پہلے کے معنی عبادت گزار ، اور دوسرے کے معنی روشن چہرے والا، اور تیسرے کے معنی ظاہر کرنے والا۔ اور اگر ہمزہ تانیث کا ہو تو اس کو واؤ سے بدلنا واجبہے ہیں: حمراء و صحراء میں حیراوان، وصحراوان، شیماء و شیماوان، حسناء وحسناوان، بیضاءو بیضاوان

**اورسیرانی کا کہنا ہے** کہ اگر الف تانیث سے پہلے دار ہو تو ہمزہ کو باقی رکھنا ضروری ہے تا کہ ایسے دو واؤایک ساتھ جمع نہ ہوں کہ ان دونوں کے درمیان سوائے الف کے دوسرا کوئی حرف نہ رہے جیسے: عشواء (کمزور نگاہ والی) کی تثنیہ میں ہم کہیں عشواءان، اور کوفین دونوں صورتوں کو جائز بناتے ہیں ( ہمزہ اور واؤ کے ساتھ ) اور حمرایان یاء کے ساتھ شاذ ہے اورخنفسان وعاشوران وقرفصان، حذف کے ساتھ شان ہیں خنفساء (گیریا(1) وعاشوراء، وقرفصاء (اکرو بیٹھنے والی) کے ترجمہ: اور جب ہمزہ اصل سے بدلا ہو اہو (یعنی داؤ اور یاء سے ) تو اس میں تصحیح اور تقلیب دونوں جائز ہیں لیکن تصحیح راجح ہو گی جیسے : کساءوحیاء ، ان دونوں کی اصل کساء وحیاتي ہے چنانچہ ہم کہیں گے : کساوان وحیاوان أو کساءان وحیاءان

اسی طرح صفاء سماء، دعاء، میں صفاء ان صفاوان سماءان سماوان، دعاءان دعاوان، اور اگر ہمزہ الحاق کا ہو جیسے : علباء (پٹھا) وقوباء (داد، کھجلی) ان دونوں میں ہمزہ قرطاس وقرناس (پہاڑ کے آگے کا حصہ) سے الحاق کے لئے بڑھایا گیا ہے تو قلب کو صحیح پر ترجیح ہوگی، چنانچہ ہم کہیں گے علباوان وقوباوان، یاعلبا آن وقوبا آن، اور کہا گیا ہے کہ صحیح کو ترجیح ہو گی۔

# كيفية جمع الاسم جمع مذكر سالم

### اسم صحیح سے مذکر سالم

جب کسی اسم کی جمع صحیح بنانے کا ارادہ ہو اور وہ صحیح الآخر ہو تو اس میں واؤ اور نون کا اضافہ کیا جائیگا، اسکے علاوہ کچھ نہیں۔

**اسم منقوص سے مذکر سالم** اور جب وہ اسم منقوص ہو تو اسکی یا حذف کر دی جائیگی اور ماقبل والد ضمہ دیا جائیگا اور ما قبل یا کسرہ دیا جائیگا، تو اس کی جمع میں آپ کہیں القاضون والداعون یا القاضین والداعین، ان کی اصل القاضیون والداعیون والقاضیین والداعیین ہے. اور سبب حذف کی بات آئندہ اجتماع ساکنین کے بیان آئیگااور جب وہ اسم اسم مقصور ہو تو اسکا الف حذف کر دیا جائیگا اور ماقبل کا فتحہ باقی رکھا جائیگا تا کہ الف کے حذف پر دلالت رہے ، جیسے: اعلی، رضا، علا، مصطفی میں آپ کہیں: اعلون، رضون، علون، مصطفون، كما قال تعالى { وأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ } { وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ} ، أصلهما: الأَعْلَيُوْنَ وَالمُصْطَفَوِين

**اسم ممدود سے مذکر سالم**:اور جب وہ اسم اسم مدود ہو تو اسکی جمع بنانے کا طریقہ وہی ہے جو اسکی حثنیہ بنانے کا ہے چنانچہ وضاء: کی جمع میں آپ کہو وضاءون، اورحمراء اگر مذکر کا علم ہو تو حمداؤون، اور علماء و کساء ، اگر تذکر کا علم ہوں تو دونوں صور میں جائز ہیں۔

**فائدہ** گذشتہ تفصیلات سے آپ جان گئے ہونگے کہ اولوا و عالمون و ارضون و سنون و بنون ثبون و عزون و اھلون و عشرون.. اور اس کے اخوات جمع مذکر سالم نہیں ہیں بلکہ یہ اس کے ملحقات ہیں۔

# كيفية جمع الاسم جمع مؤنث سالما

**اگر کلمہ مفرد بغیر تاء کے ہو** جیسے: زینب و مریم، تو اسکی جمع الف و تاء کا اضافہ کر کے بنائی جائیگی، اسکے علاوہ کچھ نہیں۔تو آپ کو زینبات و مریمات.اور جب وہ اسم اسم مقصور ہو تو اسکی جمع بنانے کا وہی طریقہ ہو گا جو اسکی تثنیہ کا ہے چنانچہ فتی، وحُبلی، و مصطفی، ومتی کی جمع میں آپ کہو: فتیات، وحُبلیات و مصطفیات اور متیات اور جب یہ کسی مؤنث کا نام ہوں تو آپ کہو عضوات، وإذاوات، والوات فی عصاً، وإذا.

**اگر وہ اسم اسم ممدود یا اسم منقوص** ہو تو تم کہو صحراوات وقراءات، وعلباوات، أو علباءات وکساءات أو کساوات اور اگر کسی مونث کا نام قاض، ہو تو کہو قاضیات اور اگر کلمہ مفرد کے آخر میں ہار ہو خواہ زائدہ ہو جیسے: فاطمة وخديجة، یا کسی حرف اصلی کے عوض میں ہو جیسے : أُخت وبنت وعدة، تو جمع میں تا محذف ہو جائیگی اور آپ کہو گے فاطمات، وخديجات، وبنات، وأخوات، وعدات. (اسم منقوص میں اگر یاء موجود ہو تو اپنے حال پر باقی رہیگی جیسے: القاضی المھتدی الراضی، میں مھتدیات، راضیات اور حذف ہوتو جمع میں واپس ہو گی جیسے : داع، ساہ، ھاد میں داعیات، ساھیات ھادیات)

# جمع تکسیر

جمع تکسیر کی تعریف اور بنانے کا طریقہ لکھیں؟

**جمع تکسیر**:وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس جمع کے بنانے کے کئی طریقے ہیں (1) یا تو اسکے مفرد کے اصلی حروف میں زیادتی کر کے جیسے سمت سھام، قلم سے اقلام قلب سے قلوب مصباح سے مصابیح، (۲) یا تو اسکے مفرد سے کوئی حرف اصلی کم کر کے جیسے طریق سے طرق مرسول سے رسل، محکمہ سے حکم ، اور کبھی یہ جمع بنائی جاتی ہے اسکے مفرد کی حرکات میں تغیر کر کے یعنی کلمہ مفرد کی صورت بدل کر جسکی تفصیل آرہی ہے۔

ترجمہ: تبدیلی خواہ ظاہری ہو ( اور اس کی کئی صورتیں ہیں)

(1) یا تو تبدیلی فقط شکل میں ہو گی (یعنی حرکات میں تبدیلی کرکے) جیسے:اسد کی جمع أسد بضم فسکون

(2) یا تو کلمہ میں صرف کچھ زیادہ کر کے جیسے:منو کی جمع منوان سھم سے سھام قلم سے اقلام قلب سے قلوب)

(3) کلمہ میں صرف کم کرکے جیسے: لخمة کی جمع تخم بضم ففتح ( اور طریق سے طرق، رسول سے رسل، حکمة کے حکم

(4) کلمہ کی) شکل (یعنی حرکات میں تبدیلی) اور اس میں کچھ اضافہ کر کے، جیسے: رجل بفتح فضه کی جمع رجال بالکسر - نھر کی جمع انھار، فرس کی جمع افراس

(5) شکل (یعنی حرکات میں تبدیلی) + کچھ گھٹا کر جیسے: کتاب کی جمع کتب ( قضیب کی جمع قضب عمود کی جمع عمد صبور کی جمع صبر، شکور کی جمع شکر وغیرہ)(6) یا پھر تبدیلی تینوں اعتبار سے ہو گی (یعنی بالشکل والزیادۃ والنقص) جیسے : ظلام بالضم کی جمع غلمان ( سلاح جمع اسلحۃ، غذاء جمع اغذیۃ ،

## جمع مکسر کے اوزان

جمع مکسر کے 27اوزان ہیں جن میں سے 4 جمع قلت کے لئے اور بقیہ سب جمع کثرت کے لئے ہیں۔

جمع قلت کا اطلاق تین سے دس تک کے لئے ہے اور جمع کثرت کا اطلاق گیارہ سے آخر تک کے لئے ہے، اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں مبدأ کے اعتبار سے متحد ہیں جبکہ غایت کے اعتبار سے الگ

☆ جمع قلت تین سے دس تک کے لئے ہے جبکہ جمع کثرت تین سے آخر تک کے لئے ہے۔

☆ جمع قلت کا استعمال نکرات کی جمع میں ہوتا ہے رہا معرفہ بالف اللام ، یا معرفہ بالاضافت کی جمع تو یہ قلت و کثرت دونوں کی صلاحیت رکھتی ہیں جنس و استغراق کے اعتبار ہے۔

☆ اور کبھی ان دونوں میں سے ایک کی جمع دوسرے کی نائب بنکر بطور وضع استعمال ہوتی ہے، اس طرح کہ عرب ان دونوں میں سے ایک کے وزن کی ایسی جمع وضع کر لیتے ہیں جو قلت و کثرت دونوں کی صلاحیت رکھتی ہے اور جس سے وہ دوسرے کی جمع وضع کرنے سے بے نیاز و بے احتیاج ہو جاتے ہیں تو یہ جمع دوسرے کلمہ کی جمع کی جگہ بھی استعمال ہوتی ہے اشتراک معنوی کے اعتبار سے تا کہ مجازی اعتبار ہے۔اور اس کو نیابت وضعی کا نام دیتے ہیں جیسے: رجل بکسر کی جمع ارجل، اور رجل بفتح قسم کی جمع رجال کہ رجال کی جمع کثرت اور رجل کی جمع قلت وضع تمہیں کی ( اور ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ پر کرتے ہیں۔

ترجمہ: اور اگر کسی ایک کلمہ کے لئے دو جمع وضع کر دی جائیں جیسے : فلس کی جمع أفلس وفلوس، اور ثوب کی جمع أثوب وثیاب، تو ان میں سے ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ بطور مجاز ہو گا جیسے : افلس کا اطلاق أحد عشر پر وفلوس کا اطلاق ثلاثہ پر ، اور اسکو نیابت استعمالی کا نام دیتے ہیں۔

## جمع قلت کے اوازان

**أَفعُل**، یہ جمع عموما ایسے ثلاثی سے بنائی جاتی ہے جسکا فاء، عین صحیح ہو اور کلمہ غیر مضعف کے لئے آتی ہے جو فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہو جیسے کلب واکلب، دلو، أدل (ڈول) اور اس قسم میں جن اسماء کالام کلمہ واد یا یاء ہو (جیسے : قطبی، جوو، دلو ) تو ان کی جمع میں عین کلمہ کو کسرو، اور لام کلمہ کو حذف کیا جائیگا۔

**أَفعَال** اور یہ ہر اس اسم کی جمع کا وزن ہے جسکی جمع أَفعُل مذکورہ کے وزن پر نہ آسکے جیسے: ثوب وأثواب، وسیف وأسیاف، وجمل وأحمال ( بوجھ) وصلب وأصلاب (مضبوط) باب وأبواب، سیب وأسباب کیف وأكتاف عضد

**وأعضاد** (بازو) جنب وأجناب (بیلو) **رطب وأرطاب** تر و تازہ ابل و آبال (اونٹ) **ضلع و اضلاع** (پہلی) اور **فرخ وأفراخ** ( چوزہ) شاذ ہے۔

**اَفعِلَةٌ** جیسا سے کہ **طعام** سے **اطعمة** اور **رغیف** سے **ارغفة**

**فِعلَةٌ** یہ وزن کسی کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ کچھ کلمات ہیں جو اس وزن پر سنے گئے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں۔ شیخ کی جمع **شیخة**، ( بوڑھا، عزت والا) **ثور** کی جمع **شیرة** (تل) اور **فتی** کی جمع **فتیة**. (نوجوان) **صبح** کی مع **صبیة** (بي) غلام کی جمع جمع **غلمة**، (لوکر اوکا) تی بضم الأول أو کسرہ کي جمع **ثنیة** ( نائب سردار) (اور اس کے کثرت سے نہ آنے کی وجہ سے بعضوں نے اسے اسم جمع کیا ہے)